حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ

علیہ فارسی مکتوبات کا ترجمہ

قاضی محمد حمید فضلی

اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار- لاہور فون :7324210

نام کتاب ـــــــ مکتوباتِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
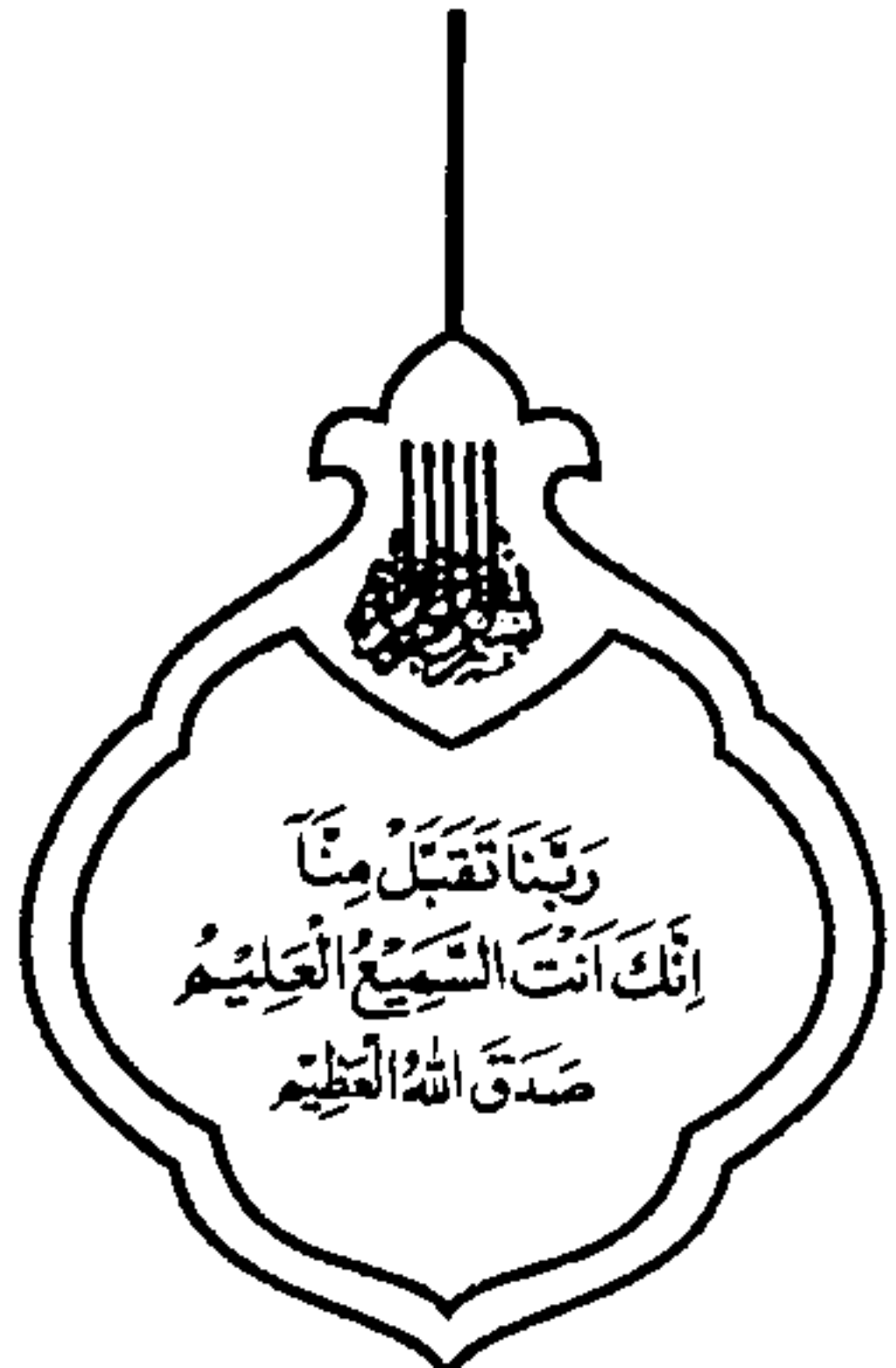
ترجمہ ـــــــ قاضی محمد حمید فضلی مدیر ماہنامہ "فیض" شیر گڑھ

زیر اہتمام ـــــــ عمر حیات قادری

تعداد ـــــــ گیارہ سو

ناشر ـــــــ صُفّہ پبلی کیشنز لاہور

قیمت ـــــــ 40 روپے

ملنے کے پتے

- صُفّہ پبلی کیشنز۔ اسماعیل سنٹر 109۔ چیٹر جی روڈ۔ اُردو بازار ○ لاہور
  فون:۔ 7246101 - 7324210 (042)
- حجاز پبلی کیشنز۔ مرکز الاویس۔ سستا ہوٹل۔ دربار مارکیٹ ○ لاہور
- ادارہ فیوضات مجددیہ۔ خانقاہ فضلیہ۔ شیر گڑھ ○ مانسہرہ
- گلیکسی بک سنٹر۔ 491 طفیل روڈ صدر ○ لاہور کینٹ

فہرست

انتساب
جن کے خطوط
ان کے نام
ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ
شیر گڑھ تحصیل اوگی، ضلع مانسہرہ

نذر عقیدت بحضور غوث پاکؒ

شہرہ آفاق تیری ذات ہے اے غوث زماں
قرب حق اور تصرف بھی تیرا سب پر عیاں

تیرے انفاس کی گرمی سے ہیں مردے زندہ
تیرے انوار کی تاثیر سے ہے سوز نہاں

اپنے باطن میں تجھے انوار کی تابانی سے
دنیا رائی کے برابر بھی نظر آئے عیاں

لوگ مشکل میں تجھے یاد کیا کرتے ہیں
شیئاً للّٰہ، مدد غوث کہ ہم ہیں نالاں

ہے تو واقف جو اسرارِ خداوندی کا
تجھ سے بڑھ کر کوئی کیا ہوگا بھلا سحر بیاں

ہے تو قطب، اس پہ گواہ جن و ملک اور انساں
ہاں تجھے غوث بھی کہتی ہے اک دنیائے جہاں

تیری تحریر میں ہوتے ہیں نکات و اسرار
تیری گفتار میں ہے سیل معارف بھی رواں

ہوئے غروب چڑھے شرق ولایت کے کبھی جو سورج
رہیگا تا بہ ابد تیری ولایت ہی کا نیّر تاباں

نقشبندی ہوں میں خواجہ تیرے در پہ حاضر
"فیض" فضلی کا لیے تیرے قلم کے عنواں

شاہ جیلاں کے حضور اپنی عقیدت کی نذر
کیا گدا پیش کرے؟ ایسا بھی ممکن ہے کہاں

اے حمید عاشق غوثم متاع ہر دو جہاں
کنم ز ذاتِ مقدس زرا وہم و قرباں

منجانب "فیض" وادارہ فیوضات مجددیہ
وابستۂ شاہان نقشبندؒ

عرضداشت

قدرت اپنی مہربانیوں سے جن خاندانوں کو علم و فضل اور معرفت و حقائق سے نوازتی ہے تو ان میں ایسے افراد کو جنم دیتی ہے جو اس خاندان کو شہرتِ دوام بخش دیتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک خاندان ''قضاۃ تناول، ریاست امب'' کا ہے۔ اس خاندان کے اکابر علم و فضل و تعلق باللہ میں اپنے علاقہ میں شہرت کے حامل تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں ان کو علم ظاہری کی دولت سے نوازا تھا اور اس کے لئے انہیں ہر قسم کی سہولتیں فراہم کی تھیں جس سے انہوں نے علم ظاہری کے لئے ہر علم اور اس کی ہر فن میں معتد بہ کتب کا ذخیرہ جمع کیا تھا، وہاں سلوک و معرفت میں بھی احوال و مواجید کی عملی مشق کے ساتھ ساتھ ایسی کتب جو لنثبت فؤادك (تیرے دل کے ثبات کے لئے) کے تحت احوال و معارفِ بزرگان کے تذکرے سے مزین ہوں، جمع کیں۔ اس خاندان کے کتب خانہ میں علوم کی تمام قسموں کی کتب و ہر فن و ہر علم کے نسخہ جات موجود ہیں۔ معارف و علومِ حقیقت کی کتب میں آج بھی اس کتب

خانہ میں نایاب جواہر موجود ہیں۔

ان میں سے حضرت ابوالخیر محمد بن احمد مراد آبادی، فاروقی نقشبندی کی تصنیف "کلمات طیبات" کا ایک نسخہ جسے امجد علی صاحب نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۹۱ء کو مراد آباد (یوپی) کے مطلع العلوم نامی مطبع سے شائع کیا تھا اور جو حضرت غوث الثقلینؒ، حضرت مظہر جان جاناںؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت قاضی ثناءاللہؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے ایک مختصر رسالے پر مشتمل ہے، موجود تھا۔ مدت سے خیال تھا کہ اس مجموعے کو اردو زبان میں منتقل کر کے افادۂ عام کے لئے چھپوایا جائے، مگر کتب خانہ کے مالکان جو علم و فضل رکھنے کے باوجود اس خیال کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر رہے۔ حضرت قاضی محمد حمید فضلی اپنی باطنی کیفیات کی وجہ سے اکثر یہ جواب دیتے:

؎ بہ آشیاں نہ نشینم زلذتِ پرواز گہے بہ شاخِ گلم گاہ برلبِ جوئیم

ہم بھی آپ کے قرار کے انتظار میں تھے۔ بالآخر ہماری دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل کا وقت قریب آ گیا اور آپ نے "کلمات طیبات" سے حضرت غوث الثقلینؒ کے مکاتیب کا برِ دست ترجمہ کیا ہے۔ امید ہے کہ باقی ماندہ مکاتیب بھی جلد ترجمہ ہو کر زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے

ہاتھوں میں پہنچ سکیں گے۔

"کلمات طیبات" کے مصنف حضرت ابوالخیرؒ، حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ کے مرید تھے۔ آپؒ نے اس کے دیباچہ میں فرمایا ہے۔ "سن شعور سے روحانیت کے تصفیہ کے لئے میں مضطرب تھا اور تحصیل علم کے بعد خیال کیا کہ عام طور پر آج کل نا مکمل پیروں کا دور ہے جنھوں نے دین میں نئی چیزیں داخل کر کے ان کو جزو دین بنا دیا ہے، جو کتاب و سنت سے کچھ مس نہیں رکھتیں۔ فقراء و علماء کے لباس میں ان رہزنانِ طریقت اور گندم نما جو فروشوں سے جان بچا کر حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ کی خدمت میں قائدِ خیر کی توفیق سے حاضر ہو کر مرید ہوا۔ دوران ارادت مجھے قدیم و جدید کتب کے مطالعہ کی توفیق ہوئی تو مجھے حضرت مظہر جان جاناںؒ کے مکاتیب ملے۔ اور اسی تلاش میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے مکاتیب بھی، اور اسی طرح شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور قاضی ثناء اللہؒ پانی پتی کے خطوط بھی ملے۔ میں نہیں چاہتا کہ خود ان سے اکیلے حظ اٹھاؤں۔ بلکہ افادۂ عام کی خاطر ان متفرقات کو جمع کر کے ہر باغ کی گل چینی کرتے ہوئے آخر میں رسالہ اسرار العارفین و سیر الطالبین شہاب الدین سہروردیؒ بھی اس مختصر کے ساتھ شامل کیا کہ سلفِ صالح کی سیرت سے لوگ آگاہ ہو سکیں۔ اس مجموعہ

و"کلمات طیبات" کے نام سے موسوم کر کے پیش کر رہا ہوں۔"

ہم سرِ دست حضرت غوث الثقلینؒ کے خطوط مع آپؒ کے مختصر حالات زندگی کے پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری اس پیشکش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور علماء و صوفیاء حضرات شیخؒ کے ان گراں مایہ موتیوں سے اپنے دامن علم و صلاح کو مزین کریں گے۔

افسانۂ یارانِ خدا خواندم و رقتم
دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رقتم

اور

آسمان سجدہ کند بہر زمینی کہ درو
یک دو کس، یک دو نفس بہر خدا بنشیند

شمس مجددی
ناظمِ ادارہ

خط کے بارے میں

قارئین کرام کے سامنے اس کا تاریخی پس منظر بیان کرنے میں بات طول پکڑ جائے گی۔ تاریخ میں ہے کہ خط کی ایجاد سے اظہار مدعا کے لئے ہر حرف کی شکل بنادی جایا کرتی ہے۔ مثلاً 'نون' کے لفظ کو بیان کرنا ہو تو مچھلی کی شکل بنائی جاتی تھی۔ قدیم مصری اور یونانی باشندوں میں حروف تشبیہی مستعمل ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ عرب میں "وادی مکاتیب" کے نام سے ایک جنگل ہے جس میں حروف تشبیہی منقوش ہیں اور جو ڈیڑھ کوس پر پھیلی ہوئی ہے۔ حروف کے لئے ہر ایک قوم نے جداگانہ شکلیں مقرر کی ہیں۔ خط ہندی، سریانی، یونانی، عبرانی، قبطی، معقلی، کوفی، کشمیری، حبشی، روحانی، ریحانی۔ خطوط مشہور ہیں۔

واضح خط

حضرت آدمؑ کے متعلق، عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ تیس برس قبل اپنی وفات سے اپنے فرزند

ان میں سے ہر گروہ کے لئے الگ الگ زبان مقرر کر کے مٹی کی تختیوں پر علیحٰدہ علیحٰدہ رسم الخط ایجاد فرما کر لکھا اور ان تختیوں کو آگ میں پکایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے خط اور لغت عرب کو ایجاد کیا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت ادریسؑ خط کے موجد ہیں۔ ابن قتیبہ کی یہی رائے ہے، عروہ بن زبیر کا ایک قول ہے کہ خطوط کے موجد ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ نامی مدین کے بادشاہ تھے جو حضرت شعیبؑ کی بستی تھی۔ کلمن ان سب سے بڑا سردار تھا جو بادل والے دن کے عذاب میں ہلاک ہوا کلمن کی لڑکی نے اس کا مرثیہ لکھا جس میں وہ کہتی ہے۔

''کلمن نے میرا گھر ویران کر دیا جو وسط محلّہ میں تھا وہ قوم کا سردار جسے آگ نے جو بادل کے درمیان تھی گھیر لیا پھر ان کے گھر ویران ہو گئے۔''

ابن قتیبہ معارف میں اور اسی طرح مدائینی عربی خط کا موجد مرامر بن مرہ کو جو انبار کا رہنے والا تھا بتاتے ہیں اور اسلم بن سلارہ، عامر بن حذرہ، مرامر بن مرہ نے شکلی خطوط ایجاد کی، اسلم بن سدرہ نے فصل (جدا لکھنا) وصل (ملا کر لکھنا) ایجاد کیا، عامر نے نقطے وغیرہ ایجاد کئے۔

اظہار مافی الضمیر

کے لئے قدرت نے قلم کو ذریعہ بنایا اور حضور ﷺ پر سب سے اول وحی وہ فرمائی جس میں قلم کے ذریعہ تحصیل علم پر احسان فرمایا۔ انسانی تنفس و آواز کی طرح قلم کے شہ پارے بھی مختلف ہیں اور اس کے مدعا کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے خطوط کی بھی مقاصد کے لحاظ سے مختلف قسمیں ہیں۔ حکومتی خطوط، تجارتی خطوط، علمی خطوط۔ خطوط میں جو اہمیت کسی داعی کے خطوط کی ہوتی ہے وہ دوسرے خطوط کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

قرآن کریم

میں ایک داعی کے خط کا نمونہ ملتا ہے جو اپنے اختصار کے باوجود تفصیلات کا ایک سمندر لئے ہوئے ہے۔ وہ حضرت سلیمانؑ کا خط ملکہ سبا کے نام۔ جو سورۃ نمل ۳۰، ۲، ۱۹ میں ہے۔

وہ معزز خط یہ ہے

"یہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے وہ خدا بے انتہار حیم و مہربان ہے میرے خلاف سرکشی نہ کرو اور تابعدار ہو کر آجاؤ۔"

اس خط میں

داعی حق کا تعلق باللہ، اعتماد علی اللہ اور باطنی قوت کی وہ کیفیت ہے جس میں مکتوب الیہ کی تمام وجاہت، برتری، جو اللہ کے خلاف ہے ہیچ نظر آتی ہے اور اسے رحم والی ہستی کی طرف رہنمائی ہے کہ تم نے جو کچھ کیا وہ سب کچھ معاف ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے حقیقی تابعداری ہے۔ تعلق والوں کے خطوط میں جو انوار ہوتے ہیں ان کی نورانی نظر سے قلم کے ذریعے لفظ لکھا جاتا ہے وہ تاثرات کی ایک دنیا اپنے اندر لئے ہوتا ہے۔ اور مکتوب پر جو اثر مرتب ہوتا ہے وہ قابل دیدنی ہوتا ہے۔ بلقیس کا تاثر قرآن کریم والوں پر مخفی نہیں، یہی چیز ہوتی ہے جو داعی کے خطوط کو دوسروں سے ممتاز کرتی

ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں زندگی بھر جس خط سے محظوظ ہوا وہ حضور ﷺ کے خطوط کے بعد حضرت علیؓ کا خط تھا جس میں آپ انہیں لکھتے ہیں۔ انسان اس چیز کے حصول میں خوشی محسوس کرتا ہے ہے جو اسے ہر حال میں ملنی ہوتی ہے اور اس چیز کے نہ ملنے پر خفا ہوتا ہے جو کسی حال میں اسے نہیں مل سکتی۔ اس لئے جو مل جائے اس پر خوش ہونا اور جو نہ ملے اس پر خفا ہونا۔ ان میں سے نہ ہونا جو آخرت کو بغیر صالح عمل چاہتے ہیں اور لمبی امیدوں کے سہارے توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اسی طرح حضرت علیؓ

ایک خط میں فرماتے ہیں، جو شخص کہ مال کے بغیر دولت مند ہو اور قوم قبیلے کے بغیر عزت مند ہو اور حکومت کے بغیر برتری حاصل کرے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کی ذلت سے نکل کر اس کی بندگی کی عزت کی طرف آئے۔

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تیری جوانی تک

حضرت غوثؒ کے خطوط کی اشاعت بھی عمل صالح اور عبدیت رب کی ایک دعوت ہے اور اپنے اندر انوار الٰہیہ کا پر تو لئے ہوئے ہے۔ خطوط کی بحث میں ہمارا ایمان ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ حضرت غوثؒ کے خطوط کی شہہ سرخی کے طور پر امی لقبی کے وہ خطوط جو تاریخ کے اوراق میں جگمگاتے ہوئے ہیروں کی مانند ہیں۔آپ کے سامنے لائیں جائیں تاکہ خطوط کی دنیا کے ان انوکھے موتیوں سے آپ کلی طور پر متعارف ہو سکیں۔ اور خطوط کے متعلق جو بحث ہے وہ مکمل ہو جائے۔

قاضی شمس الرحمٰن فضلی

ناظم ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (مانسہرہ)

تعارف مترجم

ضلع ہزارہ کے شمال مغرب میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی پر مشتمل

ایک چھوٹی سی ریاست "امب" کے نام سے مشہور تھی جو اپنے دائرہ

حکومت میں آزاد تھی بیرونی سیاست میں وہ صوبہ کے گورنر کی وساطت سے

براہ راست گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت تھی۔

پاکستان بننے کے بعد دیگر ریاستوں کی طرح یہ ریاست بھی پاکستان کا

حصہ بنی ۔ صوبہ سرحد کی پانچ ریاستوں دیر، چترال، سوات، امب، پھلڑہ،

میں یہ ریاست امب کچھ خاصیتوں کی حامل تھی، یہاں کا داخلی قانون اور نظام

شریعت حقہ کے قوانین کے تحت تھا، یہاں باقاعدہ محکمہ قضاء و افتاء و

احتساب تھا، علماء کو بڑی بڑی جاگیریں دی ہوئی تھیں، یہاں کا حکمران

خاندان، جو تنولی قوم کا سربراہ تھا۔ سادات پرور، علماء و صوفیاء پرور تھا۔

ریاست کے دو صدر مقام

ریاست مذکور کے موسم کے لحاظ سے دو صدر مقام تھے۔ ایک

گرمائی اور ایک سرمائی۔ گرمائی صدر مقام شیر گڑھ تھا اور سرمائی درہند امب۔ یہ ہر دو مقام انتظام کے لحاظ سے بھی الگ الگ تھے۔ چنانچہ درہند امب کا محکمہ قضاء وافتاء واحتساب الگ تھا اور شیر گڑھ کا الگ۔

محکمہ قضاء کی ذمہ داری

قوانین کی ترویج ، میراث ، طلاق ، نکاح ، قرضہ ، دیوانی (جوڈیشنل) فیصلے قاضی صاحبان کرتے۔ ان کے علاوہ دینی تعلیم اور اس کی ترویج اور اس کے لئے محتسب علماء کا تقرر وعزل بھی اسی محکمہ سے متعلق تھا۔ مساجد کی تعمیر کے لئے اور علماء کی ترقی وامداد کے لئے قضاۃ کی سفارش پر ہی فیصلے ہوا کرتے تھے۔ محکمہ قضاء شیر گڑھ پر حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ صاحب رونق افروز تھے اور قضاء امب درہند پر ان کے چھوٹے بھائی محمد اسحاقؒ صاحب متمکن۔ اور یہ ہر دو بزرگ روحانی ترویج میں بھی مختلف بزرگوں سے مجاز تھے۔ اپنے والد قاضی مفتی محمد علی کے علاوہ مجاہدین آزادی کے جید عالم عبدالکریم صاحبؒ دہلوی کے خلیفہ حضرت مولوی صاحب بانڈی کٹھن شیر گڑھ اور حضرت قاسم صاحب موہڑوی نے بھی انہیں ممتاز

خلافت کیا تھا بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادوں کو علم دین کے حصول کی ابتداء میں "گلستان" کا ابتدائی سبق بطور تبرک حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ سے دلوایا تھا۔

ریاست امب

اپنے دو صد سالہ اقتدار میں قوانین شرعیہ کے نفاذ میں حضرت علامہ دوراں، فہامہ زماں حضرت قاضی محمد علی مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کے ممنون احسان تھی۔ آپ پٹھان یوسف زئی قبیلہ کی شاخ آباخیل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے اکابر سید علی بن قاضی محمد دلیل اپنی قوم یوسف زئی پٹھانوں کی دنیاوی سیادت کے علاوہ دینی سیادت کے بھی روح رواں تھے۔ نواب امب اکرم خان بن جہانداد خان مرحومین کی دعوت پر آپ نے پشاور سفید ڈھیری نزد پشاور یونیورسٹی سے اپنی ذاتی جائداد چھوڑ کر محض ترویج شریعت مطہرہ کے مقدس مشن کے تحت ریاست امب میں منصب قضاء کو قبول فرمایا۔ آپ نے ظاہری علوم کے معرج پر متمکن ہونے کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ میں سر صاحبزادہ عبدالقیوم وزیر صوبہ سرحد کے نانا

سید امیر صاحبؒ کوٹھہ شریف کے خلفاء میں سے تھے۔آپ کی اویسی نسبت
شاہ نقشبندیہ سے تھی۔شاہ نقشبندیہ کا نام سنتے ہی آپ بے ہوش ہو جاتے۔
آپ کے ذاتی مکاشفات ان کے اپنے قلم سے ان کی کتابوں پر بحوالہ تاریخ
مندرج ہیں۔شاہ نقشبندیہ کے قول " مافضلیانیم "کی نسبت سے آپ اپنے
آپ کو فضلی کہتے تھے۔حضرت کے وصال کے بعد آپ کے دونوں بیٹوں کو
علی الترتیب شیر گڑھ و دربند امب کے منصب قضاء پر فائز کیا گیا۔شیر گڑھ
میں آپ کے بڑے بیٹے قاضی عبداللہ فضلیؒ اور امب دربند پر قاضی محمد اسحاق
فضلیؒ۔صاحب ترجمہ محمد حمید فضلی حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ کے چوتھے
صاحبزادے ہیں۔آپ سے تین بڑے صاحبزادے حضرت قاضی غلام یحیٰ
صاحب ، حضرت قاضی صبغتہ اللہ صاحب ، حضرت قاضی عبد الرزاق
صاحب اور ایک چھوٹے ہیں قاضی عبید اللہ حلیم فضلی۔سب سے بڑے
قاضی غلام یحیٰ صاب فوت ہو چکے ہیں اور باقی چار بحمد اللہ بقید حیات ہیں۔
(ان میں بھی اشاعت ہذا کے وقت صرف صاحب ترجمہ اور ان
کے چھوٹے بھائی قاضی عبید اللہ حلیم فضلی مدیر ماہنامہ القلم اوگی،مانسہرہ بقید
حیات ہیں۔باقی مرحومین کو اللہ تعالیٰ بخشے۔ آمین)

قاضی حمید فضلی صاحب

آپ نے علم اپنے بڑے بھائیوں اور والد سے پڑھا۔ آپ کے والد کے اساتذہ میں حافظ دراز پشاوری، محمد ایوب پشاوری، عبدالرب پشاوری داربنگوی اور بھائیوں کے اساتذہ میں مولانا فضل حق رامپوری، مولانا معین الدین اجمیری، حضرت وصی احمد پیلی بھیتی، حافظ مہر محمد اچھروی تھے۔ آپ کا خاندان علوم عقلیہ ونقلیہ میں ممتاز تھا۔ اور ہزارہ کے علمی معرکوں میں بحمداللہ اس خاندان کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا۔ اس وقت کا ہزارہ علماء وفضلاء کا گڑھ ہوا کرتا تھا۔ خود مترجم نے فنون کی تکمیل کے لیے ہندوستان کی مشہور مدارس میں اپنی عمر کا کچھ حصہ گزارا۔ اور وقت کے جید علماء واساتذہ سے علم حاصل کیا۔

یہ سن ۴۶، ۴۵ء کی بات ہے پاکستان نیا نیا بن رہا تھا اس وقت ان کی پندرہ سولہ سال کے لگ بھگ ہوگی، فراغت کے بعد اکابرین کے مسند پر باقاعدہ پانچ چھ سال تک درس دیتے رہے۔ بعد داعیہ باطن کے تحت حضرت قاضی صدرالدینؒ ہری پور درویش، حال خانقاہ صدریہ نقشبندیہ نزد ریلوے

سٹیشن ہری پور ہزارہ کے دست حق پر بیعت ہوئے آخر میں سب کچھ چھوڑ کر ان کی خدمت میں کلیۃً رہے تقریباً دس ماہ کے عرصے میں آپ کو خلعت خلافت سے نوازا گیا۔ ۱۹۶۲ء آپ نے نہایت قلیل عرصہ میں پانچ ماہ کچھ دنوں میں قرآن کریم حفظ کیا۔

خلافت کے حصول کے باوصف آپ نے ملک کے مختلف اکابرین سلاسل سے ملاقاتیں کیں۔ مختلف مزارات پر چلہ کشی کی جن میں سلطان باہوؒ، بابا فرید گنج شکرؒ پاک پتن، بھلے شاہؒ قصور، محمد مہارویؒ چشتیاں اور سون سکیسر کی خانقاہ حضرت موسیٰ زئی ڈیپ شریف میں بھی ایک چلہ کیا۔ آپ ہر سال سردیوں میں مدیر محترم حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے ہاں قیام کرتے، اس دوران ماہنامہ سلسبیل میں آپ کے مضامین، قرآن، حدیث، تصوف پر چھپا کرتے اور بطور نائب مدیر آپ کا نام کئی عرصہ تک سلسبیل کی زینت بنا رہا۔ آج کل خود پیش نظر مجموعہ ''فیض'' کے نام سے ترتیب دے رہے ہیں۔

پیش نظر ترجمہ آپ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، اس میں محترم موصوف کی قابلیت نمایاں طور پر نکھری نظر آتی ہے اور پختگی فکر نمایاں طور پر عیاں ہے۔ آپ باقاعدہ طور پر سلسلہ نقشبندیہ میں مریدین کی تربیت فرما

رہے ہیں۔ میرے پیر بھائی ہیں اور اس انس کی وجہ سے کچھ اظہار عقیدت و خیال کیا گیا ہے تاکہ موصوف کا تعارف تفصیلی طور پر ہو سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو خدمت دین کی مبرور و مقبول توفیق ارزانی فرمائے اور زندگی کے لحات کو ترویج خیر کے لئے طول دے۔

اللھم متعنا بطول حیاتہ۔ آمین

(قاضی محمود الحسن، آستانہ عالیہ قاضی صاحب)
"تخت پڑی" براستہ روات۔ ضلع راولپنڈی۔
۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

حالات حضرت غوث رحمتہ اللہ علیہ

کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جب کوئی بندہ اسلام کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو کفر کی تمام ظلمتیں اس سے ڈھل جاتی ہیں اور وہ " الله ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (سورۃ بقر۔پ ۳) (اللہ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں وہ ان کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی دنیا میں لے آتا ہے)۔ کے مصداق نور کو اس کلمہ شہادت پڑھنے سے اپنے اندر سمالیتا ہے۔اور یہی اسلام کے فوائد میں سے اس کا بنیادی فائدہ ہے ۔ ہر مسلمان میں ایک نورانی کرن اس کے ایمان کی بدولت ہوتی ہے اور وہ مسلمان جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم اور فطرت صالحہ سے نوازا ہے وہ اس نور کو جلابخشنے کی فکر میں اعمال صالحہ سے اور ذکر میں اپنے اوقات معمور کر دیتا ہے۔نور ایمانی کو جلا بخشنے والی کیفیات قرب خداوندی کا باعث ہوتی ہیں اور اس راہ میں والذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا۔(جو ہماری کوشش میں طلب کرتے ہیں ہم ان کی راہ کی مشکلیں آسان کر دیتے ہیں اور اپنی طرف رہنمائی کرتے ہیں)۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ اسلام کا ہر صفحہ طلب والوں کی سنہری یادوں سے مزین ہے۔ صحابہ۔ پھر تابعین۔ پھر تبع تابعین۔ کس کس کا نام لیں اور کس کس کا تذکرہ کریں ایک سے ایک قرب الٰہی کا متوالا اور نام رب کا عاشق تھا۔ ان کے اعمال وافعال خلوص کے زیور سے آراستہ تھے اور وہ " عباد الله الصالحین"۔ (اللہ کے صالح بندے) کی صفت سے متصف تھے۔ بعد کے ادوار میں اسلام کے وسیع دامن میں نووارد دین اسلام کا ہجوم ہوا تو باطنی نور اور اخلاص کی طرف اس قسم کا مجموعی خیال نہ رہا، جیسا کہ خیر القرون میں تھا۔ اسی لیے بعض مخصوص لوگ جو دل کے ارادوں کے نگہبان اور اعمال کو خلوص کے معیار پر پرکھنے والے تھے، عام سوسائٹی سے الگ ہو کر اپنے باطن کی تعمیر واصلاح اور عمل کے خلوص کی نگہبانی کو وطیرہ بناتے رہے۔ اس لحاظ سے جو لوگ ممتاز بنے، اُن کو صوفیاء کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ اس حیثیت سے تعلق باللہ والے لوگوں میں بہت سے لوگ اپنے زمانہ میں قُرب الٰہی کے منازل میں انتہائی بلند مقام پر فائز ہوئے اور حتیٰ کہ باطنی کیفیات میں جذبات سے مغلوب ہو کر " سبحانی ما اعظم شانی"۔ (میں پاک ہوں میری بڑی شان ہے) بھی کہہ گئے اور " انا الحق "(میں حق ہوں) کہہ کر حق کو پیارے ہو گئے۔ اسی قسم کے ممتاز افراد امت

میں سے غوث الثقلین امام الطائفین شیخ الاسلام والمسلمین ابو محمد محی الدین عبد القادر الحسنی والحسینی الجیلانی کی ذات گرامی بھی تھی۔ ان کو قرب الٰہی میں وہ مقام، وہ تمکنت، وہ صولت، وہ رعب، وہ عزت، وہ شہرت، وہ تصرف حاصل ہوا جو بہت کم کسی کو نصیب ہو گا۔ آج تک یا سیدی عبد القادر شیئاً للہ کا ورد زبان زد خلائق ہے۔ آپ کو قدرت نے جس طرح اپنے قرب میں ممتاز کیا تھا اسی طرح عوام کے مفاد میں بھی آپ ممتاز تھے۔ وعظ کی محفل میں اگر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ خضرؑ کو ببانگ دہل پکارتے ہیں۔ "موسوی آ اور محمدی کے کلام سے استفادہ کر"۔ تو دوسری طرف جب محفل وعظ میں دوران تقریر پرندوں پر نظر پڑتی ہے تو وہ پھڑ پھڑا کر زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنی جان کا نذرانہ نگاہ نور کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ درس ہو یا وعظ، مراقبہ ہو یا محفل ذکر، آپ ہر میدان میں ممتاز، ہر فن میں مشاق، وعظ کے الفاظ میں وہ شوکت، وہ رعب، وہ طنطنہ، وہ ہندش، وہ عظمت، کہ دنیا بھر کے مقرر و خوش بیاں مقابلہ نہ کر سکیں۔ تحریر میں ہو تمکنت، وہ سلاست اور جودت کہ دنیا کے نثر نگار اور ادب کے شہنشاہ گردن نہاد ہوں۔ عربی میں گویا ہوں تو سحبان وائل رو بخجالت ہو جائے۔ فارسی میں لکھیں تو حافظ شیرازی و شیخ سعدی عش عش کر جائیں، غرضیکہ......

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جاایں جا است

آپؓ کی سوانح حیات پر صوفیوں نے، محدثین نے، مدرسین نے، مورخین نے، مقلدین نے، غرضیکہ ہر مکتبہ فکر اور ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والوں نے کسی نے کم، کسی نے زیادہ اظہار خیال کیا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کی سوانح حیات پر لکھی ہوئی سابقہ کتب کا مختصر تعارف کراتے ہوئے حضرت قطب صمدانی غوث ربانی کے مختصر حالات زندگی پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ انشاءاللہ!

ا : انوار الناظر فی معرفتہ اخبار شیخ عبد القادر

(مصنف : ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزۃ التیمی البکری الصدیقی البغدادی)

آپ غوث پاکؓ کے شاگرد تھے اور آپ سے خرقہ بھی لیا، عراق کے مفتی تھے اس زمانہ میں آپ کے ہم عصروں میں سے قاضی ابو القاسم بن درباس نے غوث اعظم کی کرامات میں اور حافظ ابو منصور عبداللہ البغدادی اور ابو الفرج عبد المحسن حسین بن محمد البصری نے آپ کے مناقب لکھے۔

چونکہ یہ منفرد تصانیف نہیں تھیں اس لئے ان کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

۲ : بہجۃ الاسرار و معدن الابرار

اس کتاب میں مشائخ ابرار و سادات اخیار کا ذکر ہے جن میں سب سے اول شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے حالات مفصلاً ذکر کیئے ہیں اور آخر میں امام احمد بن حنبلؒ کے حالات ہیں۔ اس کتاب کے مصنف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللغمی الشافعی المعروف بابن جھضم الھمدانی۔ آپ حرم شریف کے مجاور تھے یہ کتاب آپ ۶۷۰ھ میں لکھی۔ آپ علم نحو، علم تفسیر، علم قرأت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور قاہرہ کی جامع ازہر میں قرأت کے استاد بھی رہے۔ یہ کتاب اکتالیس فصلوں پر مشتمل ہے جن میں پہلا فصل حضرت غوث پاکؒ کے حالات و مناقب میں ہے جو بہت طویل ہے اس کی تصنیف کی وجہ یہ ہے کہ آپ سے شیخ عبد القادرؒ کے قول " قدمی هٰذه علی رقبته کل ولی لله سبحانه و تعالیٰ " کے متعلق سوال کیا گیا تھا، جس کے جواب میں آپ نے یہ کتاب تصنیف کی، ابن الوردی اور اسی طرح شہاب ابن حجر عسقلانی نے اس کے مندرجات پر اعتراضات کیئے ہیں اور کہا ہے کہ سید عبد

القادر کے اوصاف میں اتنے مبالغات کیے گئے ہیں جو شان ربوبیت کے لائق ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے ایسے لوگوں کو غبی اور جاہل کہا ہے اور فرمایا ہے کہ مرغی کے زندہ کرنے کی روایت کی وجہ سے یہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ قصہ تو تاج الدین سبکی نے، ابن زماعی نے، شمس الدین زکی حلبی نے اپنی کتاب الاشراف میں اور امام یافعی نے نشر المحاسن، روض الریاحین اسنی المفاخر میں ذکر کیا ہے۔ یہ کوئی مستبعد چیز نہیں، یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳ : مناقب الشیخ عبد القادر الگیلانی۔

(مصنف : قطب الدین موسیٰ بن محمد الیونینی الجنبلی۔ متوفی ۷۲۶ھ)

اس کتاب کی وجہ تصنیف مصنف نے یہ بیان کی ہے کہ جب میں نے سبط ابن جوزی کی تصنیف مرأۃ الزمان فی تاریخ الاعیان دیکھی اور اس کا اختصار کیا تو اس میں غوث پاکؒ کے حالات بہت مختصر ذکر تھے۔ اس لئے میں نے یہ مستقل کتاب آپ کے مناقب میں لکھی جس کے مضامین کئی

کتابوں سے جمع کئے۔

۴ : اسنی المفاخر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : امام عبداللہ بن اسعد یافعی الشافعی۔ (متوفی ۷۶۸ھ)

مصنف خود صوفی صاحب حال ہیں ان کی فن تصوف میں اور تاریخ میں عمدہ کتابیں ہیں۔ آپ نے اس کتاب کا خلاصہ حضرت غوث پاکؒ کے حالات میں لکھا۔

۵ : خلاصۃ المفاخر فی اخبار شیخ عبد القادر۔ بھی لکھا۔

۶ : روضہ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی الفیروزآبادی۔ (متوفی ۸۱۷ھ)۔

کی تصنیف شدہ ہے۔ آپ مشہور و معروف کتاب لغت قاموس کے مصنف ہیں۔ لغت میں آپ امام تھے، آپ کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔

۷ : درالجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر۔

مصنف : سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن الملقن الشافعی (متوفی ۸۰۴)

آپ مصر کے مشہور فقہاء میں سے تھے۔آپ نے بہت سی کتابوں کے شروحات لکھے ہیں جن میں بخاری شریف، عمدہ، منہاج تنبیہہ، حاوی، منہاج بیضاوی، اشباہ والنظائر قابل ذکر ہیں۔

۸ : قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر۔

مصنف : شیخ محمد بن یحی الحموی التاذخی الحلبی۔ (متوفی ۹۶۳ھ)

آپ نے اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ بتائی ہے کہ میں نے قاضی القضاۃ مجید الدین عبدالرحمان القدسی الحنبلی کی کتاب ''معبر فی انباء من عنبر'' کا مطالعہ کیا تو اس میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات کو مختصر پایا۔ اس لئے میں نے دیگر کتب کی مدد سے آپ کے حالات میں یہ جامع کتاب لکھی۔

۹ : الروض الزاہر فی مناقب الشیخ عبد القادر۔

مصنف : ابو العباس احمد بن محمد القسطلانی۔ (متوفی ۹۲۳ھ)

اس کتاب کے علاوہ آپ کی دیگر مشہور تصانیف میں سے مواہب لدنیہ ہے۔

۱۰ : نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی المکی۔ (متوفی ۱۰۱۴ھ)

مصنف احناف میں کثیر التعداد کتب کے مصنف ہیں ان کی علمی شہرت علماء عالمیان پر عیاں ہے، مشکوٰۃ کی سب سے عمدہ شرح مرقات آپ کی تصنیف ہے۔

تلک عشرۃ کاملہ۔ (دس تمام)

کے بعد مزید کسی سوانح عمری کی ضرورت نہ ہونی چاہیے مگر چونکہ آپ کو پاک و ہند میں گیارہویں والے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس لئے

ہندوستان ہی کے مایہ ناز محدث شیخ عبدالحق دہلوی نے ''زبدۃالآثار'' لکھ کر گیارہویں والے کے مناقب میں گیارہویں پیش کردی۔

جزاهم الله عنا وعن جميع المؤمنين بحرمته سيد المرسلين. آمين!

آپ کا نسب اور جائے پیدائش

فارس کے شمال میں بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل سے ملحق گیلان کا زرخیز صوبہ جس کا رقبہ چھ ہزار مربع میل تھا۔ اس کے قصبے ''نیف'' میں ۴۷۰ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ یاقوت حموی (متوفی ۶۲۶ھ) نے قصبہ کا نام ''بشتیر'' بتایا ہے، اس تعارض کا دفیعہ دونوں جگہوں کو ایک ماننے یا ایک جگہ پیدائش اور دوسری جگہ پرورش پانے پر سے ہو سکتا ہے۔ تاہم آپ کے گیلانی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

نسب کے لحاظ سے آپ ثابت النسب سید ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں۔

والد ماجد کے نسب سے شجرہ

عبد القادر بن ابی (حافظ ذہبی و حافظ ابن رجب نے ابو صالح عبد اللہ بن جنگنی دوست لکھا ہے۔) صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام ابی عبد اللہ بن الامام یحییٰ الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون (جون: سفید و سیاہ پر اطلاق ہوتا ہے یہاں سیاہ مراد ہے کیونکہ آپ کا رنگ گندمی تھا۔) بن الامام عبد اللہ المحض (محض کے معنی خالص ہیں۔ آپ غلامی سے خالص تھے۔) بن الامام الحسن المثنیٰ (مثنیٰ یعنی حسن ثانی۔) بن الامام امیر المؤمنین سیدنا الحسن بن الامام اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ و عنہم اجمعین۔

والدہ محترمہ کے نسب سے شجرہ

سیدتنا ام الخیر امتہ الجبار بنت السید عبد اللہ الصومعی الزاہد بن الامام ابی جمال الدین السید محمد بن الامام السید محمود بن الامام السید ابی عبد اللہ بن الامام السید کمال الدین عیسیٰ بن الامام السید ابی علاؤالدین محمد الجواد بن

الامام علی الرضا بن الامام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد بن باقر الامام زین العابدین بن الامام ابی عبداللہ الحسین بن الامام اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ و عنہم اجمعین۔

پھوپھی، والدہ، نانا کی کیفیت

آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی کے متعلق شیخ ابو محمد داربانی قزوینی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جو حضرت عبداللہ صومعی کے مرید تھے بتایا کہ ہمارا قافلہ صحرائے سمرقند میں تھا کہ ڈاکوؤں نے آلیا۔ پریشانی کے عالم میں یا شیخ ابا عبداللہ صومعی پکارا تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ہمارے درمیان ہیں اور ڈاکوؤں سے فرمارہے ہیں۔ " تعرقي يا خيل عنا"۔(اے سوارو! ہم سے دور ہو جاؤ اور بکھر جاؤ)۔ چنانچہ وہ ڈاکو پہاڑوں اور جنگلوں کو بھاگ گئے۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ سیدہ عائشہ انتہائی پارسا تھیں۔ جیلان میں ایک دفعہ امساک باران ہوا تو لوگوں نے آپ سے رجوع کیا۔ آپ نے اپنے گھر کے صحن میں جھاڑو دے کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ " یا رب انی

کنست فرش انت"۔ (اے رب! میں جھاڑو دے دیا ہے، اب چھڑکاؤ تو کر)۔ چنانچہ موسلا دھار بارش ہوئی۔

والدہ کی کرامت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ آپ کو زندگی بھر سچ بولنے کی ہدایت و تلقین کی۔

تعلیم و تربیت

آپ کی ولادت کے تھوڑے عرصے بعد آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے آپ کے نانا عبداللہ صومعی نے آپ کو سایہ عاطفت میں پالا۔ لوگ آپ کو سید عبداللہ کا فرزند سمجھتے تھے۔ آپ کی والدہ سے روایت ہے کہ آپ رمضان میں دن کے وقت والدہ کی چھاتی سے دودھ نہیں پیتے تھے، لوگوں میں مشہور تھا کہ ہمارے شہر کے شریفوں کے ہاں ایک لڑکا رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ بادل کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا۔ لوگوں کو شبہ ہوا کہ دن رمضان کا ہے، لوگ آپ کی والدہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا "عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا"۔

بچپن میں آپ نے کبھی بچوں کے ساتھ نہیں کھیلا۔ اگر کبھی ارادہ بھی

کیا تو ان دیکھے کہنے والے کو سنا جو کہہ رہا ہوتا "اے مبارک! تم کدھر جاتے ہو" اس لئے ڈر کر والدہ کے پاس چلے جاتے، ایک سوال کے جواب میں جو کسی نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو اپنی ولایت کا کب پتہ چلا؟ تو آپ نے فرمایا "میں دس برس کا تھا کہ گھر سے مدرسے کو جاتا تو فرشتے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب میں بیٹھتا تو ان کو یہ کہتے سنتا، اللہ کے ولی کو جگہ دو کہ بیٹھ جائے" کسی نے آپ کے متعلق پوچھا تو کہا گیا کہ " **سیکون له شان عظیم هٰذا یعطی فلا یمنع ویمکن فلا یحجب ویقرب فلا یمکر به**".

(اس کی بڑی شان ہو گی، اس کو دیا جائے گا اور نہ روکا جائے گا، یہ قادر ہو گا محروم نہ ہو گا، یہ قریب ہو گا اس کے ساتھ مکر نہیں کیا جائے گا)

یہ الفاظ کہنے والا ابدال تھا۔

(بہجۃ الاسرار۔ صفحہ ۲۱)

تعلیم کے لئے بغداد کا سفر

ماں سے تحصیل علم کے لئے بغداد کے سفر کی اجازت چاہی۔ والد

کے اسی دینار جو تر کہ میں رہے تھے اس میں چالیس (۴۰) دینار والدہ نے آپ کی قمیص میں سی دیئے اور اجازت دیدی۔ سفر کے دوران جو آپ ایک قافلے کے ساتھ تھے، ہمدان سے کچھ آگے تر تنک یاریک میں پہنچے تو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا، آپ کے ڈاکوؤں کے استفسار پر کہ تمہارے پاس کچھ ہے، آپ نے کہا کہ چالیس دینار ہیں۔ اس نے تمسخر سمجھا شدہ شدہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار تک پہنچی جو ایک ٹیلے پر مال تقسیم کرنے میں لگا تھا۔ اس سردار نے آپ کو بلایا تو آپ نے اس کو بھی سچ بتا دیا چنانچہ تلاشی لینے پر واقعی چالیس دینار آپ سے نکلے جو آپ کی قمیص میں سلے ہوئے تھے۔ تو اس سردار نے سچ بولنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے والدہ کی نصیحت بیان کی۔ جس پر اس سردار نے توبہ کر لی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی قافلے کا تمام مال واپس کر دیا۔

(بہجہ صفحہ ۸۷)

آپ کے اساتذہ

بغداد پہنچنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے قرآن کریم کو روایت و درایت قرأت سے پڑھا، پھر فقہ میں مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا جو

فقہ حنبلی کے علماء تھے۔ ابو الوفاء علی بن عقیل، ابو الخطاب محفوظ الکلوذانی، ابو الحسن محمد بن قاضی ابی یعلی، محمد حسین بن محمد فراء، قاضی ابو سعید مبارک بن علی مخرمی۔

علم حدیث میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا۔

• ابو غالب محمد بن الحسن الباقلانی، ابو سعد محمد بن عبد الکریم بن خشیش، ابو الغنائم محمد بن علی بن میمون الرسی، ابو بکر احمد بن مظفر، ابو محمد جعفر بن احمد القاری السراج، ابو القاسم علی بن احمد الکرخی، ابو عثمان اسمٰعیل بن محمد الاصفہانی، ابو طالب عبد القادر بن محمد عبد القادر بن محمد بن یوسف، ابو طاہر عبد الرحمان بن احمد بن عبد القادر بن محمد بن یوسف، ابو لبرکات ہبۃ اللہ السقطی، ابو القر محمد بن مختار الہاشمی، ابو نصر محمد و ابو غالب احمد ابو عبد اللہ یحیٰ ابناء الامام ابی علی الحسن البناء، ابو الحسین المبارک المعروف بابن الطیوری، ابو منصور عبد الرحمٰن القزاز، ابو البرکات طلحۃ العاقولی وغیرہ۔ رحمہم اللہ۔

علم و ادب

مدرسہ نظامیہ، خواجہ نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ اس کی بنیاد

رکھی تھی، اس زمانے میں نظامیہ کا فارغ التحصیل مستند سمجھا جاتا تھا۔ امام غزالی، عبدالقادر سہروردی، عماد الدین موصلی، شیخ سعدی و دیگر بزرگان دین اسی مدرسہ کے فیض یافتہ تھے۔ اسی میں علم و ادب کے مشہور علامہ زمان ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی (متوفی ۵۰۲ھ) سے آپ نے علم و ادب حاصل کیا۔

زمانہ طالب علمی میں آپ نے بہت سی مشقتیں اٹھائیں اور مشکلات کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ایک دفعہ کا واقعہ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلسل بیس دن فاقہ سے رہا۔ آخر تنگ آکر بغداد کے باہر گیا میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی مباح چیز مل جائے۔ ویرانے میں دیکھا کہ ستر (۷۰) ولی اپنے لئے مباح کی تلاش میں ہیں، میں نے ان کی مزاحمت کو مروت کے منافی سمجھا اور واپس آگیا۔ واپسی پر ایک شخص نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا دیا کہ تیرے والدہ نے تیرے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ میں وہ لے کر پھر ان ولیوں کی طرف گیا اور ان میں تقسیم کر کے واپس ہوا جو اپنے لئے لیا تھا اس سے کھانا لے کر سب فقیروں کو آواز دے کر اپنے ساتھ کھانے میں شامل کیا۔ (بہجہ صفحہ ۱۰۳)

اس طرح کے کئی واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات سے وابستہ

ہیں۔

تربیت سلوک

شیخ ابو الخیر حماد بن مسلم دباس۔ علوم حقائق میں علماء راسخین میں سے تھے۔ بغداد میں آپ سے بڑھ کر اس وقت کوئی شیخ نہیں تھا۔ آپ دبس (شیرۂ خرما و شیرۂ انگور) بیچا کرتے تھے۔ اس لیے آپ کو حماد دباس کہتے ہیں۔ آپ کے شیرہ پر بھڑ یا مکھی کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ کا وصال ۵۲۵ھ میں ہوا۔ سیّد عبدالقادر نے علوم ظاہری سے فراغت سے قبل ہی علم طریقیت کی تربیت آپ سے لی۔ آپ کے دیگر مرید شیخ عبدالقادر کو فقیہہ کا طعنہ دیا کرتے اور تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرت حماد بھی آپ کو اکثر کہتے "اے فقیہہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ جا فقیہوں کی مجلس میں جا۔ آپ خاموش رہتے۔ ایک دن شیخ نے دیگر مریدوں کو آپ سے تعرض کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا۔ "اے کتو! تم کیوں اسے اذیت دیتے ہو۔ خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی اس جیسا نہیں۔ میں تو آزمائش کیلئے اسے چھیڑتا ہوں۔ (قلائد ص ۱۲)

مجاہدات

شیخ ابوالعباس احمد بن یحیٰ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ۵۵۸ھ
میں شیخ عبدالقادر کو سنا کہ کرسی وعظ پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ میں
پچیس ۲۵ سال عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا۔ چالیس ۴۰
سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ پندرہ ۱۵ سال نماز پڑھکر قران
کریم ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر صبح تک ختم کرے۔ (بہجہ۔ ص ۲۲)

محی الدّین کا لقب

شیخ عمران کیماتی اور شیخ بزاز نے کہا۔ شیخ عبدالقادر سے ہماری
موجودگی میں محی الدین کے لقب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے
بتلایا۔ ''ایک دفعہ جمعہ کو میں ۵۱۱ھ میں برہنہ پا سفر کر رہا تھا۔ کہ ایک لاغر
شخص پر میرا گذر ہوا۔ اس نے کہا، السّلام علیک یا عبدالقادر میں نے اس کے
سلام کا جواب دیا۔ اس نے مجھے بلایا۔ میں اسکے پاس گیا۔ اس نے کہا مجھے

بٹھادو۔ میں نے اسے بٹھایا تو وہ موٹا تازہ ہو گیا اور صورت بھی اچھی ہو گئی۔ یہ دیکھ کر میں ڈر گیا۔ اس نے کہا تو نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا۔ ''نہیں'' اس نے کہا ''میں دین ہوں۔ میں مر رہا تھا، جیسا کہ تم نے دیکھا۔ اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ مجھے زندہ کیا۔ آپ محی الدین ہیں۔'' جب میں جمعہ کی نماز کو گیا تو فراغت نماز کے بعد لوگ میرے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور محی الدین کہتے۔'' (بہجہ ص ۵۴)

ایک عبرت انگیز واقعہ

ابو سعید عبداللہ محمد بن ہبتہ اللہ تمیمی شافعی نے ۵۸۰ھ میں جامع دمشق میں بیان کیا کہ میں جامع نظامیہ کا طالب علم تھا۔ اور میرا ایک رفیق ابن السقا تھا۔ ہم صلحاء کی زیارت کو جاتے اور نیکی کی رغبت رکھتے تھے۔ بغداد میں ایک غوث کے متعلق سنا کہ وہ جب چاہے غائب ہو جاتا ہے اور جب چاہے حاظر ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ شیخ عبدالقادرؒ بھی متعلم مدرسہ تھے۔ ہم تینوں اس غوث کو دیکھنے گئے۔ راستہ میں ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب نہ دے سکے۔ میں نے کہا۔ میں بھی ایک سوال کروں گا، دیکھوں گا کہ کیا جواب دیتا ہے۔ شیخ عبدالقادرؒ نے کہا

بھائی میں تو اعتراض کرنے سے رہا البتہ اسکی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا۔ چنانچہ ہم تینوں اسکی خدمت مین گئے۔ اس نے ابن السقا کو غضب کی نگاہ سے دیکھ کر کہا۔ "تجھ میں کفر کی آگ شعلہ زن ہے۔" پھر میرے طرف دیکھ کر کہا۔ "دنیا تیرے کانوں تک پونچیگی" حضرت عبد القادرؒ کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ " تو نے اپنے ادب سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو راضی کر لیا۔ " دنیا کے ولی تیری عظمت کے آگے سر جھکا دیں گے۔" یہ کہہ کر غوث غائب ہو گیا۔ کچھ مدت بعد عبد القادرؒ پر قرب الٰہی کی علامات ظاہر ہوئیں۔ ابن السقا علوم میں مشغول ہوا۔ اور بڑا مناظر بنا۔ عیسائیوں کے مناظر کیلئے بادشاہ نے شاہ روم کے ہاں بھیجا۔ وہاں مناظرہ میں کامیاب رہا مگر شاہ روم کی لڑکی کا عاشق ہو کر عیسائی ہو گیا اور لڑکی سے شادی کی اور کافر مرا۔ مجھے سلطان نور الدین نے اوقات کا حاکم بنادیا۔ چنانچہ دنیا مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس طرح غوث کا کہنا ہم سب پر صادق آیا۔ (بہجہ ص ٦)

وعظ و تدریس

آپ نے وعظ کی پہلی مجلس بغداد کے ایک محلّہ حلیہ برانیہ میں ماہ شوال ۵۲۱ھ میں منعقد کی۔ سب سے پہلے جو الفاظ وعظ آپ کی زبان سے

نکلے وہ یہ تھے ۔"غواص الفکر یعوض فی بحرالقلب درالمعارف فیستخرجھاالی فساحل الصدر فننادی علیھامسمسار ترجمان اللسان فتشری بنفائس اثمان حسن ا لطاعته فی بیوت ازن الله ان ترفح."

(فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر و میں معرفتوں کے موتیوں کیلیے غوطہ لگاتا ہے ۔پس ان کو سینے کے ساحل کی طرف نکالتا ہے ۔ زبان کا ترجمان وو لال اسی پر بولی دیتا ہے۔ وہ ان گھروں میں جن کے بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ حسن طاقت کے اچھے مول پر بکتے ہیں۔)

آپ کرسی پر بیٹھ کر وعظ کیا کرتے تھے ۔وعظ کی ابتداء یوں ہوئی۔ کہ بروز شنبہ ۔۱۶ شوال ا۵۲۱ھ ظہر کو رسول ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے وعظ کا فرمایا۔ آپ نے اپنے عجمی ہونے عذر کیا۔ حضور نے منہ کھونے کا فرمایااور سات دفعہ لعاب دہن اپنے لعاب مبارک سے آپ کے منہ میں ڈالا۔ آپ نماز پڑھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت علیؓ کو بھی اپنے سامنے کھڑے پایا۔ آپ نے بھی لعاب دہن چھ مرتبہ آپ کے منہ میں ڈالا۔ پھر وہ چلے گئے۔ آپ کی زبان سے سابقہ الفاظ نکلے۔ لوگ نماز کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ رجال الغیب، جن، حضرت خضر اکثر آپکی مجالس وعظ میں حاضر ہوتے۔ آپ

کا طریق کار یہ تھا۔ کہ جمعہ اور شنبہ کو مدرسہ میں وعظ فرماتے اور یک شنبہ کو اپنی خانقاہ میں۔ آپ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس وعظ فرمایا اور ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ اپنے مدرسہ میں تدریس وافتاء کا کام کیا۔ آپ کی مجلس کے قاری شریف ابوالفتح ہاشمی تھے۔ آپ کی مجلس میں بسا اوقات افراد مر جایا کرتے تھے۔ چار سو (۴۰۰) لکھنے والے آپ کے معارف لکھتے۔ کبھی وجد میں لوگوں کے سر پر ہوا میں چلتے اور واپس کرسی پر آبیٹھتے۔ (بہجہ ۹۵)

آپ کے قول قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ پر جن اولیاء نے گردنیں جھکائیں، وہ مختلف مقامات پر تین سو تیرہ (۳۱۳) ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

حرمین شریفین ۱۷، عراق ۶۰، عجم ۴۰، شام ۳۰، مصر ۲۰، مغرب ۲۷، یمن ۲۳، حبشہ ۱۱، سد یاجوج ماجوج ۷، وادئ سراندیپ ۷، جبل قاف ۴۷، جزائر بحر محیط ۲۴۔ (بہجہ ۱۰)

عجیب استفتاء اور اس کا جواب

آپ کے فرزند حضرت عبدالرزاقؒ فرماتے ہیں کہ علماء عراق وعجم پر ایک مسئلہ پیش ہوا جس کا شافی کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس کی صورت یوں

تھی۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ "تجھے طلاق ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کی وہ عبادت نہ کروں جسے میرے علاوہ دنیا میں اور کوئی نہ کر رہا ہو۔" اب وہ کونسی عبادت ہوگی جس کو وہ شخص کرے اور اس پر اس کی بیوی طلاق نہ ہو۔

یہ مسئلہ جب بغداد آیا تو والد محترم نے اس پر اسی وقت تحریر کیا کہ یہ شخص مکہ شریف چلا جائے اور اس کے لئے مطاف کو خالی کیا جاوے، وہ اکیلا ایک ہفتہ طواف کرے تو اس کی قسم پوری ہو جائیگی۔

امام موفق الدین بن قدامہ کہتے ہیں کہ ۵۶۱ھ میں ہم بغداد آئے تو اس وقت فتاویٰ میں عبدالقادر مرجع خلائق تھے۔ امام ابو العلی نجم الدین نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ آپؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (بہجہ ۱۱۸)

محاسن اخلاق

سخاوت ورحم

شیخ خضر حسینی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالقادرؒ نے ایک شکستہ دل فقیر سے حال پوچھا۔ اس نے کہا۔ "میں آج دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کہا کہ مجھے اس پار لے جا۔ اس نے انکار کیا۔ اس لئے افلاس سے شکستہ دل ہوں۔"

فقیر یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے تیس دیناروں کی تھیلی نذر کی۔ آپ نے وہ تھیلی اس فقیر کو دے دی اور ساتھ ہی اپنی قمیص نکال کر اس فقیر کو دی اور پھر بیس دینار میں اس سے خرید لی۔

آپؒ کسی کا سوال رد نہ کرتے، خواہ اس میں آپؒ کو اپنے کپڑے ہی کیوں نہ اتار کر دینے پڑتے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ کھانا کھلانے کے عمل سے کوئی عمل افضل نہیں۔ (شاید اسی وجہ سے گیارہویں کا اجراء ہوا ہو)

(بہجہ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵، فوات الوفیات ج ۲ صفحہ ۳)

حسن معاشرت و تواضع

شیخ ابوالعمر مظفر منصور ابن المبارک الواعظ معروف بجر زادہ فرماتے ہیں۔ ایک روز میں آپ کے دولت خانے پر حاضر ہوا۔ آپ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ چھت میں سے آپ پر مٹی گری۔ آپؒ نے جھاڑ دی۔ اسی

طرح تینوں دفعہ گری۔ چوتھی دفعہ جو گری تو نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا مٹی گرا رہا ہے۔ آپؒ نے فرمایا۔ "تیرا سر اڑ جائے۔"

یہ کہنا تھا کہ سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا۔ اس پر آپ نے لکھنا چھوڑا اور رونے لگ گئے۔ میں نے عرض کی کہ آقا آپ کیوں روتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ "میں ڈرتا ہوں کہ مبادا کسی مسلمان کے ہاتھ سے مجھے اذیت پہنچے اور اس مسلمان کا بھی یہی حال ہو جو اس چوہے کا ہوا ہے۔

آپؒ کریم النفس، خلیق، وسیع الصدر، نرم دل، عہد و پیمان کا خیال رکھنے والے تھے اور فقیروں کے لئے متواضع۔ (بہجہ ۱۰۳)

صبر و عفو و حیا

شیخ ابو القاسم عمر بزازؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالقادرؒ کے اخلاق پسندیدہ، اوصاف پاکیزہ تھے۔ آپؒ کا ہمنشین گمان تک نہ کرتا کہ آپؒ کے نزدیک کوئی دوسرا مجھ سے بڑھ کر عزیز ہے۔ آپؒ اصحاب کا حال دریافت فرماتے، ان کی خطاؤں کو معاف فرماتے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؒ سے بڑھ کر کسی کو صاحب حیا نہیں دیکھا۔ (بہجہ ۱۰۴)

خوف وعبادت

شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بغدادیؒ کا قول ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادرؒ رقیق القلب، خدا سے ڈرنے والے، بڑی ہیبت والے، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، پاکیزہ طبع، عبادت میں مجاہدہ کرنے والے تھے۔ چنانچہ چالیس سال تک رات کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ (بہجہ ۱۰۵)

کرامات

بیماریوں کا دور ہونا

امام مستنجد باللہ کے رشتہ داروں میں سے ایک کو مرض استقاء ہو گیا اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا، آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

مردوں کا زندہ ہونا

ایک عورت اپنے بچے کو آپ کے پاس لائی اور مرید کرا لیا اور اسے طریق سلف کے مجاہدے کا حکم ہوا۔ بھوک و بیداری کی وجہ سے لڑکا کمزور ہو

گیا تھا۔ ایک دن اس کی ماں آئی اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھ کر آپ کی خدمت میں شکایت کی غرض سے حاضر ہوئی، آپ اس وقت کھانا تناول فرما چکے تھے اور برتن میں مرغی کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ اس عورت نے کہا "آقا آپ مرغ کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی"۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا " قومی باذن اللہ یحییٰ العظام وھی رمیم"۔ کھڑی ہو جاؤ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ وہ مرغی اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹا اس درجہ پر پہنچ جاوے تو جو کھاتا ہے کھائے۔ (بہجہ۔ صفحہ ۶۵)

بے موسم سیب کا غیب سے آنا

شیخ ابو العباس خضر بن عبد اللہ بن یحییٰ حسینی موصلی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امام مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف عباسی خلیفہ آپ کی خدمت میں آیا اور کرامت کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا مجھے سیب چاہئیں۔ آپ نے ہوا میں ہاتھ کیا تو اس میں دو سیب آئے حالانکہ بغداد میں اس وقت سیبوں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ایک آپ نے اس کو دیا اور دوسرا خود رکھا۔ اس نے کاٹا تو اس میں سے کیڑا نکل آیا۔ آپ نے کاٹا تو اس

سے کستوری کی خوشبو آنے لگی آپ سے اس نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔
ظالم کے ہاتھ کی برکت ہے کہ اس میں سے عمدہ چیز بھی خراب ہو جاتی ہے۔
(بہجہ۔ صفحہ ۶۱)

عصا کو نور ہونا

شیخ ابو عبدالملک ذیال نے ۶۱۳ھ میں ذکر کیا ہے۔ میں ۵۶۰ھ میں سید عبدالقادر محی الدین کے مدرسہ میں کھڑا تھا، آپ اپنے گھر سے نکلے تو ہاتھ میں عصا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کوئی کرامت دکھا دیں جو اس عصا میں ہو۔ آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور عصا کو زمین میں گاڑ دیا جو نور بن کر آسمان کی طرف بڑھ رہا ہے اور فضا روشن ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد آپ نے عصا ہاتھ میں لے کر کہا۔ ذیال! تو یہی چاہتا تھا۔
(بہجہ۔ صفحہ ۷۷)

اناج میں برکت

شیخ ابو العباس احمد بن محمد جو حضرت شیخ عبدالقادر کے رکاب دار

تھے۔ ذکر کرتے ہیں کہ بغداد میں قحط پڑ گیا، میں نے آپ سے کثرت عیال کی شکایت کی، آپ نے بیس سیر گیہوں دیئے اور فرمایا اسے غلہ کے انبار میں ڈال کر منہ بند کر دے اور سوراخ سے غلہ نکالتا رہ۔ اس میں کوئی ردوبدل نہ کرنا چنانچہ کافی مدت بعد جب میری اہلیہ نے اسے دیکھا تو وہ اسی طرح تھا پھر اس کے دیکھنے کے ہفتہ بھر میں ختم ہو گیا۔

وفات شریف

آپ کی کرامات کے بیان میں دفاتر چاہئیں اس لئے ہم بیان کو مختصر کرتے ہوئے آپ کی وفات کے حالات بیان کرتے ہیں۔ شیخ ابو القاسم دلف بن احمد بن محمد بغدادی حریمی بیان فرماتے ہیں کہ آپ رمضان ۵۶۰ھ میں بیمار ہوئے۔ جب دو شنبہ کو انیس تاریخ ہوئی ہم آپ کے پاس تھے اس دن شیخ علی ابن ابی نصر الهیتی ، شیخ نجیب الدین سہروردی، شیخ ابو الحسن جوسقی اور قاضی ابو العلی محمد بن محمد بناء البراء بھی حاضر خدمت تھے۔ ایک باوقار شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ "اے اللہ کے ولی السلام علیکم ، میں ماہ رمضان ہوں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کے لئے مجھ میں مقدر کیا

گیا ہے۔آپ سے جدا ہو رہا ہوں یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے"۔آپ نے پھر آنے والے رمضان کو نہ پایا اور ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں وصال فرمایا۔

کسی نے ایک ہی شعر میں آپ کی تاریخ ولادت اور وفات و مقدار عمر بڑی خوبی سے بیان کی ہے۔

ان باز الله سلطان الرجال
جاء فی عشق ومات فی کمال

بے شک اللہ کا شاہین، مردوں کا بادشاہ، عشق آیا اور کمال میں وفات پائی۔ لفظ عشق کا عدد چار سو ستر ہیں جو آپ کی تاریخ ولادت ہے اور کلمہ کمال کے عدد اکانوے ہیں جو مقدار عمر شریف ہے۔ جب کلمہ عشق کو کلمہ کمال کے ساتھ ملادیں تو کل پانچ سو اکسٹھ ہوتے ہیں جو آپ کی تاریخ وفات ہے۔

آپؒ کا حلیہ

گندم گوں، لاغر جسم، میانہ قد، سینہ کشادہ، ڈاڑھی لمبی چوڑی، ہر دو ابرو متصل، آنکھیں سیاہ، آواز بلند، روش نیک، قدر بلند، علم کامل۔

(بہجہ۔ صفحہ ۹۰)

آپؒ کی اولاد

آپ کے صاحبزادے عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس بچے ہوئے۔ جن میں بیس لڑکے تھے اور باقی لڑکیاں۔

(فوت الوفیات ثانی۔ صفحہ ۳)

آپ کی اولاد نرینہ میں سے مشہور کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	پیدائش	وفات	جائے دفن
شیخ عبد الوہاب	شعبان ۵۲۳ھ	۲۵ شوال ۵۹۳ھ	بغداد
شیخ عیسیٰ	// //	۱۲ رمضان ۵۷۳ھ	مصر
شیخ عبد العزیز	شوال ۵۳۲ھ	۱۸ ربیع الاول ۵۷۳ھ	جبال
شیخ عبد الجبار	// //	۱۹ ذوالحجہ ۵۷۵ھ	بغداد
شیخ عبد الرزاق	۱۸ ذی قعدہ ۵۲۰ھ	۶ شوال ۶۰۳ھ	بغداد
شیخ محمد	// //	۲۵ ذی قعدہ ۶۰۰ھ	بغداد
شیخ عبد اللہ	۵۰۸ھ	۱۷ صفر ۵۸۹ھ	بغداد
شیخ یحییٰ	۵۵۰ھ	۶۱۰ھ	بغداد
شیخ موسیٰ	ربیع الاول ۵۳۹ھ	جمادی الآخر ۶۱۵ھ	قاسون
شیخ ابراہیم	// //	۵۹۳ھ	واسط

اولاد کے مکمل حالات کے لئے مفصل کتب کا مطالعہ کیا جائے

یہاں صرف مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

تصانیف وضروری ارشادات

آپ کی تصانیف غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، فتح ربانی، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، یواقیت الحکم وغیرہ ہیں۔

آپ کے ارشادات کا مجمل ذکر کر دیا جاتا ہے۔

آپ اپنے صاحبزادے کے لئے فرماتے ہیں، میں تجھے امور ذیل کی وصیت کرتا ہوں۔

☆ اللہ کا تقویٰ (ڈر) اور اس کی فرمانبرداری، شریعت کی پابندی، سینہ کی صفائی (حسد کسی کے ساتھ نہ ہو)، نفس کی جوانمردی، چہرے کی بشاشت، سخاوت، خلق کو ایذا نہ دینا، اس کی ایذا برداشت کرنا، پیروں، درویشوں، علماء کی حرمت کا خیال رکھنا، مریدوں کو آسانی کی تلقین کرنا۔

☆ تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی سخاوت، حضرت اسحاقؑ کی رضا، حضرت ایوبؑ

کا صبر، حضرت ذکریاؑ کی مناجات، حضرت یحییٰؑ کا تجرد، حضرت موسیٰؑ کا صوف (کپڑے)، حضرت عیسیٰؑ کی سیاحت، حضرت محمد ﷺ کا فقر۔

(فتوح الغیب۔ مقالہ نمبر ۷۵)

☆ ترتیب اشغال کا فرمان

مومن کو چاہیئے کہ پہلے فرائض کی ادائیگی کرے، پھر سنت، پھر نفل۔ جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو، سنتوں میں مشغول ہونا اور اسی طرح جب تک سنتوں میں ہو، نوافل میں مشغول ہونا جہالت در عونت ہے، ایسی عبادت قابل قبول نہیں۔

☆ عمل و نیت

شیخ سے پوچھا گیا کہ شیطان نے انا کہا تو وہ ملعون ہو گیا اور منصور حلاج نے انا کہا تو مقرب کیا گیا۔ اس کی وجہ کیا؟ آپ نے فرمایا ''منصور کا مقصد انا سے فناء تھا اور شیطان کا مقصد بقاء۔ اس لئے وہ مردود ہوا۔ یہ نیت کا فتور ہے۔

☆ حضرت غوث کا ایک شعر اور اس کی تشریح

افلت شموس الاولین و شمنا

ابدا علی افق العلیٰ لا تغرب

(پہلے ولیوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ولایت کی
ریوں کے افق پر کبھی غروب نہ گا۔)

حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے اپنے مکتوب نمبر ۱۲۳۔ دفتر سوم میں
ں کی تشریح کی ہے۔ ہم مصنف کے حالات کو اس شعر کی تشریح پر ختم
اتے ہوئے حضرت مجددؒ کے فیوضات سامنے لا کر برکات کا حصول چاہتے
ں۔

آپ فرماتے ہیں :

" وہ راستہ جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے مثلاً اقطاب، اوتاد،
لاء، نجباء اور عام اولیا اللہ اس ہی قرب ولایت سے واصل بخدا ہیں اور
وک کا راستہ یہی راستہ ہے۔ بلکہ جذبہ متعارف بھی اسی میں داخل ہے۔
ں راستہ میں توسط د حیلولت خواہ مخواہ ہوتی۔ اس راستہ کے سر خیل حضرت
ؓ ہیں۔ یہ منصب عظیم آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں حضرت
ں اکرم ﷺ کے دونوں پاؤں آپ کے سر پر ہیں۔ حضرت فاطمہؓ و حضرت
نین بھی آپ کے ساتھ اس مقام میں شریک ہیں۔ حضرت علیؓ کا وقت

پورا ہوا تو یہ منصب حضرت حسنین کو ملا اور انہیں سپرد ہوا۔ اس طرح یہ منصب بارہ اماموں سے ہوتا ہوا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو ملا۔ حضرت شیخ اور آئمہ اثنا عشرہ میں کوئی دوسری شخصیت درمیان میں نظر نہیں آتی۔ اس لئے جو بھی قطب اوتاد وغیرہ ہیں سب کو آپ کے توسط سے فیض پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے متذکرۃ الصدر شعر فرمایا۔ یہ عاجز بھی ایک شعر پر ختم کرتا ہے۔

غوث اعظم بمن بے سروسامان مددے
قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

عاجز قاضی محمد حمید فضلی
خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (سابق ریاست امب)
تحصیل و ضلع مانسہرہ

مکتوب اول

اے عزیز! سینہ طلب خود یکی دربوتۂ والذین جاهدوا فینا
بآتش ویحذرکم الله نفسه بگداز وخالص کن تاشایان مہر لنهدینهم
سبلنا گرو دور بازار ان الله اشتریٰ من المؤمنین انفسهم واموالهم
ان لهم الجنة اور ارزشی باشد وبدان سرمایہ توانی کہ بضاعت دین خالص الا
لله الدین الخالص حاصل کنی و شاید رمزی اسرار والمخلصون علی
خطر عظیم بخشایند وازلوامع انوار افمن شرح الله صدره للاسلام فهو
علی نور من ربه شعاعی بر تو تابد واز ندای داعی ادعونی استجب لکم
عشہ در دل تو پیدا آید واز حضیض قل متاع الدنیا قلیل پای ہمت بیرون نہی
از اوج والآخرة خیر لمن اتقیٰ عبور کنی واز نسیم نحن اقرب الیه من
حبل الورید بوی در مشام جان تو رسد و شجرہ قل ازان در اہتزاز آید واز باد
خزان قل الله ثم ذرهم در بوستان تجرید فلا تدع مع الله الهاً اخر بی
برگ شوی ورياح فصل بہار ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ در وزیدن
آید و سحاب ان الله یجتبی الیه من یشاء از ثقاليل فصل باریدن گیر
دواراضی ریاض قلوب از نباتات وعلمناه من لدنا علما سرسبز

شودواشجار بساتین از اثمار ان رحمته الله قریب من المحسنین بارآور گرددو عیون وصول از سرچشمہ عنیاً یشرب بها المقربون درواد ی سرور درآید و بیشر اقبال ذلك فضل الله یوتیه من یشاء بشارت فیض وار ساند الا تخافوا اولا تحزنوا بالجنة التی کنتم توعدون ورضوان جنات نعیم رضی اللہ عنہ ندادردہد کلواواشربوا هنیئا بما کنتم تعلمون والسلام۔

مکتوب اول

اناوخود پسندی کی مذمت

اے عزیز! اپنی طلب کے سینہ کو والذین جاھدوا فینا (۱) کی کٹھالی میں ایک دفعہ ڈال اور۔ یحذر کم اللہ نفسہ (۲) کی آگ سے گذار اور اس کو خالص بنا تا کہ تو۔ لنھد ینھم سبلنا (۳) کہ مہر کے قابل ہو جائے اور۔ ان اللہ شتریٰ من المؤمنین (۴) کے بازار کے لائق بن جائے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص۔ الا للہ الدین الخالص (۵) حاصل کر سکے اور شاید تیرے لئے۔ والمخلصون علی خطر عظیم

۱: جو لوگ ہماری طلب میں مجاہد کرتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱)

۲: اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۳: ہم ان کو اپنی طرف پہنچنے والے راستوں کی ہدایت دیتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوب۔ پ ۲۱)

۴: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں خریدی ہیں۔ (سورۃ توبہ۔ پ ۱۱)

۵: اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے دین خالص۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

(٦) کے اسرار سے کوئی ایک رمز کھول دیں اور۔ افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علیٰ نور من ربه (٧) کے انوار کی چمک تجھ پر پڑ جائے اور ۔ ادعونی استجب لکم (٨) کے پکارنے والے کی آواز سے تیرے دل میں شوق پیدا ہو جائے اور تو۔ قل متاع الدنیا قلیل (٩) کی ذلت سے ہمت کے پاؤں کے ذریعہ باہر قدم رکھدے اور۔ والآخرة خیر لمن اتقیٰ (١٠) کی بلندیوں کو عبور کر سکے اور۔ نحن اقرب الیه من حبل الورید (١١) کی خوشبو سے تیری مشام جاں معطر ہو اور تیرے دل کا پودا اس سے حرکت میں آجائے اور۔ فلا تدع مع الله الها آخر (١٣) تجھ سے ماسویٰ کے پتے جھڑ جاویں اور۔ الذین سبقت لهم من الحسنیٰ (١٤) کی

---

٦ : مخلص لوگ ایک بہت بڑے خطرے میں ہوتے ہیں۔ (مقولہ صوفیاء)

٧ : جس کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کھول دے پس وہ اپنے اللہ کی طرف سے نور پر ہے ۔ (سورۃ زمر۔ پ ٢٣)

٨ : مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبولیت بخشوں گا۔ (سورۃ مومن۔ پ ٢٤)

٩ : کہہ دے کہ دنیا کے سامان تھوڑے ہیں۔ (سورۃ نساء۔ پ ٥)

١٠ : آخرت اس کی بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ (سورۃ نساء۔ پ ٥)

١١ : اس اس کی شاہ رگ سے قریب ہیں۔ (سورۃ ق۔ پ ٢٦)

١٢ : اللہ کی یاد میں ان کو چھوڑ دے۔ (سورۃ انعام۔ پ ٧)

١٣ : تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہ پکار۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ٢٠)

١٤ : وہ لوگ جن کے لئے ہم نے بہتری کا فیصلہ کیا ہے۔ (سورۃ انبیاء۔ پ ١٧)

بہار والی ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں اور ۔ اللہ یجتبی الیہ من یشاء (۱۵) بادل فضل کے شیشوں سے برسنے شروع ہو جائیں ، جس سے دلوں کی سرزمین میں ۔ علمناہ من لدنا علما (۱۶) کا سبزہ اگ جاوے اور وہ سرسبز ہو جائیں اور اسی طرح دلوں کے باغ کے درخت ۔ ان رحمتہ اللہ قریب من المحسنین (۱۷) کے پھلوں سے بارآور ہو جائیں اور ۔ عینا یشرب بہا المقربون (۱۸) وصول کے چشمے سرور کی وادی میں بہنے لگیں اور ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (۱۹) کے اقبال کی بشارت دینے والا ۔ لا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (۲۰) کے فیض کی بشارت دے اور ۔ جنات نعیم (۲۱) کا "فرشتہ

---

۱۵ : اللہ تعالیٰ اپنے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ (سورہ شوریٰ ۔ پ ۲۵)

۱۶ : ہم نے اسے اپنا علم لدنی دیا تھا۔ (سورۃ کہف ۔ پ ۱۶)

۱۷ : اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔ (سورۃ اعراف ۔ پ ۸)

۱۸ : اس چشمہ سے مقرب لوگ پیتے ہیں۔ (سورۃ تطفیف ۔ پ ۳۰)

۱۹ : یہ اللہ تعالیٰ کا فضل جس سے کسی کو نواز دے۔ (سورۃ جمعہ ۔ پ ۲۸)

۲۰ : نہ ڈرو نہ غم کرو، تمہیں خوشخبری ہے اس جنت کی جس کا وعدہ تمہارے ساتھ کیا گیا ہے۔ (سورۃ حم السجدہ ۔ پ ۲۴)

۲۱ : جنت کی نعمتوں۔ (سورۃ واقعہ ۔ پ ۲۷)

رضوان"۔رضی اللہ عنہم (۲۲)کی آواز دے اور پھر۔ کلوا واشربوا
هنیئا بما کنتم تعلمون ۔(۲۳)۔کا معاملہ ہو۔

والسلام

---

۲۲ : اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔ (سورۃ حشر۔پ ۲۸)

۲۳ : کھاؤ پیو خوشی سے، یہ تمہارے عمل کی جزا ہے۔ (سورۃ طور۔پ ۲۷)

☆☆☆☆

مکتوب دوم

اے عزیز! بترس ازان روز کہ یوم یفر المرء من اخیه وامه
ابیه وصاحبته وبنیه محاسبہ وان تبدوا ما فی انفسکم اوتخفوه
یحاسبکم به الله اندیشہ کن وچون اولئك کالانعام بحظوظ نفسانی
مشغول مباش وسر در مراقبہ فاذکرونی اذکر کم فروبرودیدہ در مشاہدہ
وجوه یومئذ ناضرة الی ربه ناظرة بکشا ونظارہ کن واز نعیم ولکم فیها ما
تشتھی انفسکم ولکم فیها ما تدعون یاد آور تا ندای داعی الله یدعو
الی دارالسلام درگوش ہوش تو افتد واز خوابگاہ غفلت انما الحیوة الدنیا
لعب ولھو بیدار گردی ودر طلب درجات والسابقون السابقون اولئك
المقربون فی جنات النعیم از سر قدم سازی ومرکب ہمت از جان ودل
در تازی تا مبشر الطاف الله لطیف بعباده باہزار ان اطباق ندای لھم
البشریٰ ترا در پیش آید وعساکر امداد ولله جنود السمٰوت والارض
ہمراہ تو شود وبر لشکر اعدا ان الشیطان للانسان عدو مبین فیروز آئی واز دام
ہوای نفس ان النفس لامارة بالسوء خلاص یابی ولوح دل را از لطائف
اسرار اتقوا الله یعلمکم مرقوم گردانی ومرغ دل از خطائر قدس قدیم یاد

آور ودر فضای سلوک فاسلکی سبل ربك ذللا بجناح میثاق در پرواز آید واز ثمار انس در بساتین کلیے من کل الثمرات محظوظ گردد وآئینہ سر از لوامع انوار تجلیات ہم صفت نور گردد کہ سر تولج الليل فی النہار مکشوف شود در روضہ ضمیر تو از امطار مراغم وانزلنا من السماء ماء فانبتنا به جنات و حب الحصید سر سبز ہمچو باغ ارم گردد در موز واحیینا به بلدة میتا مرترا فہم شود واستار فکشفنا عنك غطائك فبصرك اليوم الحديد از پیش تو بر درا ندو تو در مشاہدہ کمال اور فرومانی گاہی در دریای بی نیازی ان الله لغنی عن العالمین فروشوی واز سموم مہیب افامنوا مکر الله در گرداب سر گردانی فرمانی وگاہی از نسیم لطف ولا تیأ سوا من روح الله در گلشن تمجید چون عندلیب از شوق در ترنم آئی واز غلبات وجد نغمہ انی لا جد ریح یوسف بر کشی وحساد بزبان ملامت پیش آیند وگویند تالله انك لفی ضلالك القديم وچون تاثیر والقیٰه علی وجهه فارتد بصیرا ظاہر گردد ہمہ اخوان باہزاران نیاز وعجز درخواست کنند کہ استغفرلنا ذنوبنا ان کنا خاطئین واز سر صدق بر خوانند کہ لقد اثرك الله علینا وتو در مقام مناجات آئی وبزبان حال گوئی کہ رب قد اٰتیتنی من الملك وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السمٰوات والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرة توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین والسلام .

مکتوب دوم

قیامت کے محاسبہ میں

اے عزیز! اس دن سے ڈر یوم یفرا لمرء من اخیه وامه وابیه وصاجبته وبینه ۔(۱) اور ان تبدواما فی انفسکم اوتخفوه یحاسبکم به الله ۔(۲) کے محاب کا اندیشہ رکھ اولئك کا لا نعام (۳) کی طرح اپنے نفسانی لذتوں کے شغل میں مت رہ فاذ کر ونی اذکر کم (۴) کے خیال میں سر جھکاو وجوه یومئذ ناضرة الی ربها نا ظرة (۵) کے مشاہدے میں آنکھیں کھولو اور دیکھو ولکم ماتشتھی

۱: جس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی بچوں سے بھاگے گا۔ (سورۃ عبس۔ پ ۳۰)

۲: جو کچھ تمہارے نفسوں میں ہے، ظاہر کردیا چھپاؤ۔ اللہ تم سے حساب کرے گا۔ (سورۃ بقر۔ پ ۳)

۳: یہ جانور کی مانند ہیں۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۹)

۴: مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔ (سورۃ بقر۔ پ ۲)

۵: ان کے چہرے آج کے دن تروتازہ ہوں اور اپنے رب کو دیکھیں گے۔ (سورۃ قیامہ۔ پ ۲۹)

انفسکم ولکم فیھا ماتدعون (۶) کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ واللہ ید عوا الی دار السلام (۷) کی آواز تیرے ہوش کے میں کانوں پڑے اور انماالحیوۃ الدنیا لعب ولھو " کے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اور السّابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم (۹) کی طلب درجات میں اپنے سر سے قدم کا کام لیکر ہمت کے گھوڑے کو جان و دل سے اس طلب میں دوڑائے اور۔ اللہ لطیف بعبادہ (۱۰) کی خوشخبری دینے والا لھم البشری (۱۱) کی لطف کی خوش خبری کی آواز سے تیرے سامنے آئے اور۔ وللہ جنود السموات والارض (۱۲) امداد کے لشکر تیرے ساتھ ہوں اور دشمن کے لشکر ان الشیطان للانسان عدومبین

۶: تمہارے لئے جو کچھ تمہارے نفس چاہیں اور جو کچھ مطالبہ کرو گے، جنت میں ہو گا۔ (سورۃ حم سجدہ۔ پ ۲۴)

۷: اللہ تعالیٰ تم کو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

۸: دنیا کی زندگی کھیل کود ہے۔ (سورۃ حدید۔ پ ۲۷)

۹: جو لوگ ایمان کے لحاظ سے پہلے ہیں وہی مقرب ہیں اور جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ (سورۃ واقعہ۔ پ ۲۷)

۱۰: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۱: ان کے لئے خوشخبری ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۱۲: اللہ کے لئے زمین و آسمان کے لشکر ہیں۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

(۱۳) پر فتح پالے۔ خواہشات کے پنجرے سے ان النفس لامارة بالسوء(۱۴) خلاصی پالے اور اپنے دل کی تختی پر اتقوالله ویعلمکم الله (۱۵) کے اسرار ولطائف لکھ سکے تاکہ تیرے دل کا مرغ قدس کے قدیم محلات کو یاد کرکے فضائے سلوک میں فاسلکی سبل ربك ذللا(۱۶) یشاق کے پروں سے اڑے اور تو محبت وانس کے پھلوں سے کلی من کل الثمرات۔(۱۷) کے ناغوں میں محظوظ ہو۔ تیرے باطن کا آئینہ انوار تجلیات کی چمک سے نور کا ساہم صفت ہو جائے اور تولج اللیل فی النهار (۱۸) کا راز اس پر کھل جائے اور تیرے ضمیر کا باغیچہ۔ انزلنا من السماء ماء فانبتنا به جنت و حب الحصید (۱۹) باغ ارم ہی کی طرح ہر جگہ پہنچنے والی، ہر جگہ برسنے والی بارش سے سرسبز ہو جائے اور تجھے۔ واحینا

۱۳: شیطان انسان کا واضح دشمن ہے۔ (سورۃ یوسف۔پ ۱۲)

۱۴: نفس برائیوں پر اکساتا ہے۔ (سورۃ یوسف۔پ ۱۲)

۱۵: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! وہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ (سورۃ بقر۔پ ۳)

۱۶: اپنے رب کے راستے میں سر جھکا کر چل۔ (سورۃ نحل۔پ ۱۴)

۱۷: ہر قسم کے پھلوں سے کھاؤ۔ (سورۃ نحل۔پ ۱۴)

۱۸: رات کو دن میں داخل کرتا۔ (سورۃ آل عمران۔پ ۳)

۱۹: ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا اور اس سے باغ اور فصلوں کے دانے اگائے۔(سورۃ ق۔پ ۲۶)

به بلدة ميتا (۲۰) کے رموز و اسرار سمجھ آئیں۔ فكشفنا عنك غطائك فبصرك اليوم حديد (۲۱) کے پردے تیرے آگے سے اٹھادئے جائیں تا کہ تو اس مشاہدہ جمال میں پڑار ہے اور کبھی تو بے نیازی کے دریا میں۔ ان الله لغني عن العالمين (۲۲) نیچے چلا جائے اور۔ افأ منو مکر الله (۲۳) کی گرم ہواؤں کے چلنے کی سرگردانی کے چکر سے عاجز ہو جائے اور کبھی۔ لاتيأسوا من روح الله (۲۴) کی نسیم لطف سے عزت کے باغ کے بلبل کی مانند شوق میں گنگنائے اور انی لاجد ریح یوسف (۲۵) کے غلبہ وجد میں نغمہ زن ہو اور حساد کی زبان طعن سے جو سامنے آکر کہیں۔ تاالله انك لفي ضلاك القديم (۲۶) اور جب تاثیر۔ فالقاه علی

۲۰: ہم نے اس بارش سے مردہ بستیاں زندہ کیں۔ (سورۃ ق۔ پ ۲۶)

۲۱: ہم نے تیری آنکھوں سے پردے اٹھائے، تیری آنکھیں آج تیز ہیں۔ (سورۃ ق۔ پ ۲۶)

۲۲: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۰)

۲۳: کیا وہ اللہ کی خفیہ پکڑ سے بے نیاز ہو گئے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۴: اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۵: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۶: خدا کی قسم تو اپنی پرانی ہٹ پر قائم ہے۔ (سورۃ یوسف پ۔ ۱۳)

وجهه فارتد بصيرا (۲۷) کی ظاہر ہو گئی تو تو سب بھائیوں سے ہزار عجز و انکسار سے درخواست کرے گا۔ استغفرلنا ذنوبنا انا کنا خاطئین (۲۸) اور صدق و سچائی سے کہے گا۔ لقد آثرك الله علينا (۲۹) اس وقت تو مناجات کے مقام میں آجائے گا اور زبان حال سے کہے گا۔ رب قد آتینی من الملك وعلمتنی من تأويل الاحاديث فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (۳۰)۔

والسلام

---

۲۷ : اس کے منہ پر یوسف کی قمیص رکھی تو وہ بینا ہو گیا۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۸ : ہمارے گناہ معاف کر دے ہم خطاکار تھے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۹ : اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری بخشی۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۳۰ : اے خدا تو نے مجھے بادشاہی بخشی اور خواب کے علم سے نوازا۔ تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے، دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے۔ مجھے مسلمان مار (فوت کر) اور صالح لوگوں سے قیامت کے وقت ملا۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

مکتوب سوم

اے عزیز! پیش ازیں تغافل کردن وبحیات مغرور شدن نہ دلیل سعادت بود مگر خطاب ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ بگوش جان تو نرسیدہ است واز وعید ومن کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الاٰخرة واضل سبیلا ہیچ خوف نداری واز تہدید اقترب للناس حسابهم وهم فی غفلة معرضون ہیچ اندیشہ نمیکنی واز توبیخ من کان یرید حرث الدنیا نؤتیه منها وما له فی الاٰخرة من نصیب ہیچ یاد نمی آری واز تنبیہہ فاما من طغیٰ واثر الحیوة الدنیا فان الجحیم فی الماویٰ ہیچ انتباہ نمیگیری تاچند در تیہہ غفلت سرگردان و دربیدای شہوت بی سامان باشی یکی در صومعہ توبوا الی اللہ در شوو در محراب وانیبوا الی ربکم توجہ بروبہ بیان صدق واخلاص بر خوان انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً تانفائس اسرار وهو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفوا عن السئیات از خزاین الطاف ان الله غفور رحیم بر تو مکشوف شود وپیک عنایت بشارت چنیں رساند ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین وبمدارج معارج تعز من تشاء عروج بخشد ومنادے اقبال بزبان حال ندا کند کہ ان الذین قالوا ربنا ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون والسلام.

مکتوب سوم

غفلت سے بیداری میں

اے عزیز! زیادہ غافل رہنا اور دنیاوی زندگی پر مغرور ہونا نیک بختی کی
نہیں ہوتی۔ کیا تمہارے کانوں نے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخر
)کا خطاب نہیں سنا اور من کان فی ھذہ اعمٰی وھو فی الاٰخرۃ اعمٰی
ضل سبیلا (۲) کی وعید سے تجھے ڈر نہیں لگتا اور اقترب للناس حسابھم و
فی غفلتہ معر ضعون (۳) کی جھڑکی سے تجھے خوف نہیں اور من کا ن
یدحرث الدیناتؤتہ منھاومالہ فی الآخرۃ من نصیب

کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو۔ (سورۃ توبہ۔ پ ۱۱)

جو اس دنیا میں اندھا ہو گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔

(سورۃ بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)

: لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہو گیا ہے اور وہ غفلت کی وجہ سے منہ موڑے
ے ہیں۔ (سورۃ انبیاء۔ ۱۷)

(۴) کی سرزنش تجھے کچھ یاد نہیں اور۔ اما من طغیٰ و آثر الحیوٰۃ الد
فان الجحیم ھی المأوٰی (۵) کی تنبیہہ سے تو کوئی خبر نہیں رکھتا۔ کر
تک تو غفلت کے بیابانوں اور شہوت کے میدانوں میں سرگرداں و۔
سروسامان رہے گا۔ تو بو ا الی اللہ (۶) کی عبادت گاہ میں آ اور۔ انیبوا ا
ربکم (۷) کے محراب میں خیال رکھ اور صدق و اخلاص کی زبان سے ا
انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا (۱
پڑھ، تاکہ ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہٖ ویعفو عن السیئات (ا
کی مہربانیوں کی لطافتیں تجھ پر منکشف ہوں اور تجھے۔ ان اللہ یحب
التوابین ویحب المتطھرین (۱۰) کے پیغام عنائت کی بشارت پہنچائے

---

۴ : جو دنیاوی کھیتی کا ارادہ رکھے۔ ہم اس کو دے دیتے ہیں، لیکن آخرت میں سے اس کا کچھ ح
نہیں۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۵ : جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (سورۃ نازعات۔ پ ۳۰

۶ : اللہ کی طرف رجوع کرو۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۷ : اللہ کی طرف مائل ہو۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۸ : میں نے کلی طور پر اپنی توجہ اس ذات کی طرف کر دی ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔
(سورۃ انعام۔ پ ۷)

۹ : اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۰ : اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکی والوں کو بھی۔ (سورۃ بقرہ۔ پ ۲)

ہے۔ تعز من تشاء (۱۱) کے مدارج کا عروج بخشے اور نیک بختی کا
زبان حال سے آواز دے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
وف علیهم ولا هم یحزنون (۱۲)۔

والسلام

ہے تو عزت دے۔ (سورۂ آل عمران۔ پ ۳)
لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت رکھتے ہیں ان کو نہ تو کوئی خوف ہے اور
ں غم کریں۔ (سورۂ احقاف۔ پ ۲۶)

مکتوب چہارم

اے عزیز! چوں شموس معارف از مطالع سموات سرایر طلوع کند واراضے قلوب بنور اہتدا منور گردو کہ اشرقت الارض بنور ربها وغطای ظلام خیالیہ از پیش بصائر عقول مرتفع شود کہ فكشفنا عنك غطائك نواظر افہام مشاہدہ لوامع انوار قدس از حیرت چشم باز ماندو خواطر افکار از مکاشفہ عجایب اسرار عالم ملکوت در تعجب شودو ہیجان عشق اور ابوادی طلب سرگردان کند غلبات شوق در مواطن قرب انس بخشد ومنادی ان الله لذو فضل على الناس نداکندوهو معكم این ما كنتم چون بر نکتہ سر معیت مطلع گردو ہستی خود راگم کند ولا تجعلوا مع الله الها اخر وودریای نیستی ليس لك من الامر شي فرو شود تا گوہر امید را بچنگ آردوا امواج عزت اورادر محیط عظمت در اندازد چون خواہد کہ بر کنارہ آید در گرداب حیرت افتد وبگوید رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی مراکب امداد از الطاف وحملنا هم في البر والبحر دررسدواور ابساحل لطف نصیب برحمتنا من نشاء فرود آرد مفاتیح خزاین اسرار والله بكل شيء محيط بدو سپارند وبر موزواشارات وان الى ربك المنتهى اطلاع بخشد پس فاوحى الى عبده ما اوحى چہ باشدولقد رای من ايات ربه الكبرى چہ معنی دارد۔

مکتوب چہارم

دل کی نورانیت کے نتائج میں

اے عزیز! معرفتوں کے سورج رازوں کے آسمانوں کے مطالعے (سورج نکلنے کی جگہوں) سے طلوع ہوتے (نکلتے) ہیں اور دلوں کی زمین ہدایت کے نور سے منور ہو جاتی ہے، کیونکہ۔ واشرفت الارض بنور بھا (۱) آیا ہے اور پردہ خیال کی ظلمتیں عقل کی آنکھوں کے سامنے سے چھٹ جاتی ہیں فکشفنا عنك غطاء ك (۲) تو سمجھ کی آنکھیں نور قدس کی چمک کے مشاہدہ سے حیرت کی وجہ سے عاجز ہوتی ہیں اور افکار کے دل عالم ملکوت کے عجائب کے مکاشفہ سے تعجب میں پڑ جاتے ہیں اور عشق کی کشمکش اسے طلب کی وادی میں شوریدہ سر کر دیتی ہے اور شوق کے غلبے قرب کے مواطن میں اسے انس بخش دیتے ہیں۔ ان اللہ لذو فضل علی الناس

۱: اور زمین اللہ کے نور سے روشن ہو گئی۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۲: ہم نے تیرے پردے کھول دیئے۔ (سورۃ ق پ ۲۶)

(۳) کا منادی آواز دیتا ہے اور وھو معکم اینما کنتم (۴) کے راز معیت کے نکتہ سے مطلع ہو جاتا ہے اور۔ فلا تجعلوا مع اللہ الھا اخر (۵) میں اپنی ہستی گم کر دیتا ہے اور۔ لیس لك من الامر (۶) کے دریائے نیستی میں ڈوب جاتا ہے تاکہ امید کا گوہر اس کے ہاتھ لگے اور عزت کی موجیں اسے عظمت کے محیط (دریا) میں پھینک دیں۔ جب وہ کنارے پر آنا چاہے تو گرداب حیرت میں ڈوب جائے اور کہے۔ رب انی ظلمت لفسی فاغفرلی (۷) پھر اس کی مہربانی سے امداد کی سواری۔ وحملنا ھم فی البر والبحر (۸) اسے مل جائے جو اسے ساحل لطف نصیب برحمتنا من نشاء (۹) پر اتار دے اور کان اللہ بکل شیء محیطا (۱۰) کے

---

۳ : اللہ لوگوں پر فضل والا ہے۔ (سورۃ مومن۔ پ ۲۴)

۴ : وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔ (سورۃ حدید۔ پ ۲۷)

۵ : اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ ذاریات۔ پ ۲۷)

۶ : تیرا کوئی اختیار نہیں۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۴)

۷ : اے خدا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مجھے بخش دے۔ (سورۃ قصص۔ پ ۲۰)

۸ : ہم نے ان کو خشکی و دریا پر سوار کیا۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)

۹ : اپنی رحمت سے ہم جسے چاہتے ہیں حصہ دیتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۱۰ : اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (سورۃ نساء۔ پ ۵)

اسرار کے خزانوں کی کنجیاں اس کے سپرد کردے اور ان الیٰ ربک المنتھیٰ (۱۱) کے اشاروں سے اطلاع دیدیں۔ پھر فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (۱۲) کیا ہوتا ہے اور لقد رای من آیات ربہٖ الکبریٰ (۱۳) کی کیا معنی ہوتے ہیں۔

۱۱: تیرے رب کی طرف ہی پہنچنا ہے۔ (سورۃ نجم۔پ ۲۷)

۱۲: پس وحی کی اپنے بندے پر جو وحی کرنی چاہی۔ (سورۃ نجم۔پ ۲۷)

۱۳: تحقیق اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔ (سورۃ نجم۔پ ۲۷)

مکتوب پنجم

اے عزیز! از عالم غرور فلا یغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم
باللہ الغرور عبور کن واز منازل اہل حضور کہ تعرف فی وجوھھم
نضرۃ النعیم یادآور تا مگر بوی از نفحات بوستان فروح وریحان وجنۃ
نعیم بمشام جان تو رسد و جرعۂ از جام جہان نمای ویسقون من رحیق
مختوم ختامہ مسک درکام تو ریزند و دقائق اسرار حقائق جاء الحق من
ربک مکشوف بر تو شوند و تو بر بساط تفرید ولا تدع من دون اللہ ما لا
ینفعک ولا یضرک از مسافرانس نحن نقص علیک نباء ھم بالحق
فسانہ وشاھد ومشھود استماع کنی گاہی بامداد نغمات خطاب فبشر عبادی
الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ از غایت شوق در طرب آئی
وگاہی از صدمات سطوت فاستقم کما امرت ومن تاب معک سر در
مراقبہ حزن در کنی وگاہی بحبل المتین واعتصموا بحبل اللہ جمیعا چنگ
در زنی وگاہی در فتراک وما النصر الا من عند اللہ درآویزی وگاہی در
دریای سنستدرجھم من حیث لا یعلمون فروشوی وگاہی بر ساحل
لطف ان اللہ بکم لرؤف رحیم گذر کنی واز حدائق فمن کان یرجو

لقاء ربه فليعمل عملا صالحا اثمار بر چینی واز انہار لکل درجات مما عملوا بایدی اخلاص اعتراف نمائی و در طلب صدر ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العٰلمین لا شریك له قرار گیری واز مائده نعیم ومن اوفی بعهده من الله فاستبشروا بر خوری واز منادی نداشنوی یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون۔

مکتوب پنجم

مولا کی طلب میں

اے عزیز! کبھی تو عالم غرور فلا تغرنکم الحیٰوۃ الدنیا ولا یغر نکم باللہ الغرور (۱) کو عبور کر اور اہل حضور کی منزلوں تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم (۲) کو یاد کر! تاکہ فروح و ریحان وجنۃ نعیم (۳) کے باغ کی خوشبوئیں تیرے مشام جاں کو پہنچیں اور یسقون من رحیق مختوم (۴) کے جام جہاں نما سے تیرے حلق میں ایک گھونٹ ڈالیں اور جاء الحق من ربك (۵) کے اسرار کی باریکیوں

۱: تمہیں دنیا کی زندگی دھوکا نہ دے اور نہ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط فہمی میں رہو۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۲)

۲: تو ان لوگوں کے چہرے کی تازگی سے پہچان لے گا۔ (سورۃ مطففین۔ پ ۳۰)

۳: پس مہک و خوشبو ہوگی اور جنت کی نعمتیں۔ (سورۃ واقعہ۔ پ ۲۷)

۴: وہ مہر لگی ہوئی شربت پئیں گے۔ (سورۃ مطففین۔ پ ۳۰)

۵: تیرے رب کی طرف سے حق آیا۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

کی حقیقتیں تجھ پر منکشف ہوں اور تو انفرادیت کے فرش پر۔ ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعك ولا یضرك (۶) انس و محبت کے مسافر سے۔ نحن نقص علیك نبأ هم بالحق (۷) کا فسانہ وشاهد ومشهود (۸) سن سکے اور کبھی خطاب کے نغموں فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه (۹) سے انتہائی شوق کی بناء پر وجد و طرب میں ایا ۔۔ ور کبھی سطوت کے صدموں سے۔ فاستقم کما امرت و من [illegible]ب معك (۱۰) مراقبہ غم میں اپنا سر جھکا دے اور کبھی۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا (۱۱) کی رسی کو مضبوط پکڑے اور کبھی۔ وما النصر الا من عند اللہ (۱۲) کے جال میں آجائے اور کبھی ۔

---

۶ : تو اللہ کے بغیر ان چیزوں کو مت پکار، جو نہ تجھے نفع دے سکتی ہیں اور نہ ضرر۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

۷ : ہم تجھ کو ان کا سچا قصہ بیان کرتے ہیں۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۶)

۸ : قسم ہے اس کی جو حاضر اور اس کی جسے دیکھا گیا۔ (سورۃ بروج۔ پ ۳۰)

۹ : میرے ان بندوں کو خوشخبری دے جو عمدہ باتیں سن کر ان پر عمل کرتے ہیں۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

۱۰ : تو اور تیرے ساتھ وہ جنہوں نے توبہ کی ہے، خداوندی حکم کے تحت استقامت اختیار کر۔ (سورۃ ہود۔ پ ۱۱)

۱۱ : اللہ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑو۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۴)

۱۲ : مدد اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۴)

سنستدرجهم من حیث لا یعلمون (۱۳) کے دریا میں غوطہ زن ہو جائے اور کبھی۔ ان اللہ بکم لرؤف الرحیم (۱۴) کے ساحل پر گزرے اور۔ فمن کان یرجوا لقاء ربہٖ فلیعمل عملا صالحا (۱۵) کے باغوں سے میوے چنے اور۔ لکل درجات مما عملوا (۱۶) کہ نہروں سے اخلاص کے ہاتھوں چلو بھرے اور۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (۱۷) کے مرتبہ بلند کی طلب میں قرار پکڑے۔ ومن اوفیٰ بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم (۱۸) کے دستر خوان نعمت سے پھل کھائے اور۔ یا عبادی لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون (۱۹) کی ندا سنے۔

۱۳: ہم ان کو ایسے طریقے سے پکڑیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہ ہو۔ (سورۃ ن۔ پ ۲۸)

۱۴: اللہ تم پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

۱۵: جو اپنے رب کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو عمل صالح کرے۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۶)

۱۶: ہر ایک کے لئے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں۔ (سورۃ احقاف۔ پ ۲۶)

۱۷: میری نماز، نیک اعمال، زندگی، موت اللہ کے لئے ہے جو تمام دنیا کا پالنے والا ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۱۸: جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ اپنے سودے کے عمدہ ہونے کی خوش خبری سن لے۔ (سورۃ توبہ۔ پ ۱۱)

۱۹: اے میرے بندو! تم پر نہ خوف ہے نہ غم۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

مکتوب ششم

اے عزیز چون آہنگ مزامیر انس بمسامع قلوب در رسد وازسماع نغمات خطاب الست بربکم رلیادآردو سکرات قالو بلیے راتذکر کندو عندلیبان احزان باوقار حسرت نغمہ یا اسفیٰ علیٰ یوسف برکشند وبربط کروب ترانہ انکسار وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم نواختن گیرد وطنبور نوای بینوائی انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ بآہنگ فصبر جمیل فرو داشت کند و برقات جذبات شوق در فضای سموات در لمعان آید وانوار جنون دل را مطمس گرداند کہ یکاد سنا برقہ ویذھب بالابصار وقطرات غبرات از سحاب اعین ارواح چندان متقاطر گردد کہ اراضی مزرعہ من کان یرید حرث الاٰخرۃ نزد لہ فی حرثہ از بناتات وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ جملہ محصد گردد وحدائق آمال ومن یتوکل علی فھو حسبہ بنفحات روائح ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدراً سر بسر معطر ومروح شود واغصان نہال صبر بثمار انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب بجمالیت رسد ومر تاج عنایت ھذا عطاؤنا فامنن اور امسك در اہتزاز آید ومنادی وربك الغفور ذو الرحمۃ ندا در دہد اِنّ ھذا لرزقنا مالہ من نفاد واللہ . واللہ اعلم بالصواب

مکتوب ششم

عہد الست کی یاد میں

اے عزیز! جب انس و محبت کے سازوں کی آواز دل کے کانوں کو پہنچتی ہے اور خطاب ربانی۔ الست بربکم (۱) کے نغمے یاد آتے ہیں اور۔ قالوا بلیٰ (۲) کی ہچکیوں کی یاد سامنے آتی ہے اور غم کی باوقار بلبلیں ۔ یا اسفیٰ علی یوسف (۳) کا نغمہ حسرت بلند کرتی ہیں۔ کرب و تکلیف کے بربط۔ وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم (۴) کا ترانہ انکسار بجاتے ہیں اور۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ (۵) کی بے نوائی

---

۱ : کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۹)

۲ : ہاں! تو ہمارا خدا ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۹)

۳ : یوسف پر افسوس ہے ۔(سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۴ : اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں اور وہ ضبط کئے ہوئے ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۵ : میرا رونا اور اظہار غم و شکایت اللہ سے ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

کے طنبوروں کی آواز۔ فصبر جمیل (۶) کے ساتھ ہمنوا ہوتی ہے اور جذبات شوق کی تجلیاں اسرار کے آسمانوں کی فضاء میں چمکنے لگتی ہیں اور جنون کے انوار دل کو لٹا دیتے ہیں کہ۔ یکا دسنا برقہٖ ویذھب با لا بصار (۷) اور آنسوؤں کے قطرے روحوں کی آنکھوں کے بادلوں سے اتنے گر پڑتے ہیں کہ۔ من کان یرید حرث الآخرۃ نزدلہ فی حرثہٖ (۸) کی زمین۔ وعد کم اللہ (۹) کی سبزیوں کی کاشت سے سب فصل ہو جائے اور۔ من یتو کل علی اللہ فھو حسبہ (۱۰) کی امیدوں کے باغ۔ ان اللہ بالغ امرہٖ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا (۱۱) کی خوشبودار ہواؤں سے سر تاسر معطر و شاداں ہو جائیں اور۔ انما یوفیٰ الصابرون اجرھم بغیر حساب (۱۲) کے صبر کے درخت کی ٹہنیوں کے پھل مکمل ہو جاویں اور

---

۶ : صبر اچھی چیز ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۷ : قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کی روشنی لے جائے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۸ : جو آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۹ : تمہارے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

۱۰ : جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ (سورۃ طلاق۔ پ ۲۸)

۱۱ : اللہ اپنے حکم کو نافذ کرتا ہے اسی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔ (سورۃ طلاق۔ پ ۲۸)

۱۲ : صابروں کو ان کا اجر بغیر کسی حساب کے دیا جاتا ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

مکتوب ہفتم

قرب الٰہی کے مقامات میں

اے عزیز! جب تک تو اضطرار کی پیشانی نیاز کی خاک پر نہیں رکھے گا اور آنکھوں کے بادل سے حسرت کی بارش نہیں برسائے گا۔ اس وقت تک تیری زندگی کا باغ خوشی کے سبزوں سے تروتازہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تیری امید کا نخلستان مرادوں کی کھجوروں سے بارآور ہو سکتا ہے اور اسی طرح صبر کی ٹہنیاں رضا کے پتوں سے اور انس کے باغیچے اور قرب کے پھل۔ وانا لہ عندنا لزلفیٰ وحسن مآب (۱) کی تروتازگی کو نہیں پہنچ سکتے اور دل کی بلبل شوق کے نغمے نہیں گا سکتا اور ہمائے قلب۔ انی ذاهب الیٰ ربی سیهدین (۲) کے پروں سے انسان کے دماغی پنجرے سے نہیں اڑ سکتا اور۔ لا تمدن عینیك الیٰ ما متعنابهٖ ازواجا منهم زهرة الحیوٰة

۱: اس کے لئے ہمارے پاس عمدہ پیشکش اور اچھا انجام ہے۔ (سورۃ ص۔ پ ۲۳)

۲: میں اللہ تعالیٰ کی طرف جارہا ہوں وہ مجھے ہدایت دے گا۔ (سورۃ صافات۔ پ ۲۳)

یا لنفتنهم فیه (۳) کی فضا عبور نہیں کر سکتا اور کبھی بھی۔ مقعد
ق عند ملیك مقتدو (۴) کے کنگروں تک نہیں پہنچ سکتا اور۔
ما یشاؤن عند ربهم (۵) کے درختوں کے پھلوں سے نہیں کھا
اور۔ والله عنده حسن المأب (۶) کے باغ کی خوشبوئیں اس کی
م جاں کو نہیں پہنچ سکتیں۔ لهم دارالسلام عند ربهم وهو ولیهم
کانوا یعلمون (۷) کے گلزار کی نعمتوں سے میوے نہیں کھا سکتا۔

والسلام

تو اپنی نظر کو دنیا کی چمک کی طرف جو ہم نے ان کو بطور آزمائش دی ہے، مت پھرا۔
(سورۃ طٰہٰ۔ پ ۱۶)

قتدار والے بادشاہ کے ہاں سچے ٹھکانے ہیں۔ (سورۃ ق۔ پ ۲۶)

ان کے لئے جو کچھ چاہیں اللہ کے ہاں ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

اللہ کے ہاں اچھا انجام ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اللہ کے ہاں اور وہی ان کا سرپرست ہے ان کے اعمال کی وجہ سے۔
(سورۃ انعام۔ پ ۸)

مکتوب ہشتم

اے عزیز چون فروغ نور صبح توحید از افق مشارق قلوب ظہور
کہ والصبح اذا تنفس وشموس عین الیقین بر افلاک سرائر برخ استوار شود
والشمس تجری لمستقر لها ظلمات وجود بشریہ در ضوء انوار لمعا
نورهم یسعیٰ بین ایدیهم متواری شود وسر تولج اللیل فی النهار ظا
گردد وسابقہ عنایت الله ولی الذین امنوا یخرجهم من الظلمات ا
النور نقاب از پیش بر دارد وبر لشکر شیطان کہ ان الشیطان لكم عدو مبی
فیروز آئی واودر معرکہ فاتخذوه عدوا باسپاہ خویش کہ زین للناس حـ
الشهوات من النساء والبنین بالشکر قلب معارض شود وایشان از صد
حال بلسان اضطرار بر خوانند کہ یضیق صدری ولا ینطق لسانی
باہزاران عجز درخواست کنند کہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انـ
مولٰینا فانصرنا علی القوم الکافرین وہاتف عنده مفاتح الغیب
یعلمها الا هو ندا کند کہ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الا علون ان
عساکر وان جندنا لهم الغالبون را تا اعلام اذا جاء نصر الله والفتـ
دررسد وطلیعہ انا فتحنا تیغ انا لننصرُ رسلنا والذین امنوا از نیام تر

درجات من نشاء درکشد وبر لشکر اعدا حملہ آرد واخبار نصر من اللہ والفتح قریب متواتر دو منادی حال ہذا در دہد کہ قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علیٰ کل شیء قدیر۔

مکتوب ہشتم

قرب الٰہی اور سالک

اے عزیز! جب صبح توحید کا نور دل کے افق مشرق سے ظاہر ہو گا
کہ ۔ والصبح اذا تنفس (۱) اور ۔ والشمس تجری لمستقر (۲) کہا
گیا ہے عین الیقین کا سورج رازوں کے آسمانوں کے استواء کے رخ پر ہو گا اور
بشری وجود کی ظلمتیں جب ۔ نورھم یسعٰی بین ایدیھم (۳) کے نور کی
روشنی کی چمک میں چھپ جائیں گی اور ۔ تولج اللیل فی النھار (۴) کا
بازار لگ جائے گا اور ۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات

---

۱ : جب صبح نمودار ہو گی۔ (سورۃ تکویر ۔ پ ۳۰)

۲ : سورج اپنے ٹھکانے کی طرف جاتا۔ (سورۃ یٰس ۔ پ ۲۳)

۳ : ان کا نور ان کے آگے چمکے گا ۔ (سورۃ حدید ۔ پ ۲۶)

۴ : تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ (سورۃ آل عمران ۔ پ ۳)

الیٰ النور (۵) کا پیش رو سامنے سے نقاب اٹھائے گا تو۔ ان الشیطان کم عدو مبین (۶) شیطان کے لشکر پر فتح مند ہو گا اور وہ (شیطان) فاتخذوہ عدوا (۷) کے معرکے میں اپنے لشکر۔ زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین (۸) سے تیرے دل کے لشکر کا مقابلہ کرے گا اور وہ لشکر اضطرار کی زبان سے سچے حال میں۔ ویضق صدری ولا ینطلق لسانی (۹) پڑھیئے اور ہزار عجز و انکساری سے دعا کریں گے۔ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین (۱۰) اور ہاتف غیبی۔ عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو

۵۔ اللہ ولی ہے ایمان والوں کا ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔
(سورۃ بقرۃ۔ پ ۳)

۶: شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۲)

۷: اسے اپنا دشمن سمجھ۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۲)

۸: لوگوں کے لئے عورتوں بچوں کی خواہشات کو مزین کیا گیا ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۹: پیغمبری کے بوجھ سے میرا دل تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان میں گویائی بھی واضح نہیں۔
(سورۃ قصص نحل۔ پ ۱۹)

۱۰: اے اللہ ہم کو معاف کر دے، بخش دے، رحم فرما، تو ہمارا مولا ہے ہمیں کافروں پر فتح نصیب کر۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۳)

(۱۱) کی آواز دے گا کہ ۔ لا تحصنوا ولا تحزنو وانتم الاعلون (۱۲) کے امداد کے لشکر۔ وان جندنا لھم الغالبون (۱۳) کے اعلان اور۔ اذا جاء نصرمن اللہ والفتح (۱۴) پہنچ آئیں گے اور انا فتحنا (۱۵) کا مقدمتہ الجیش۔ انا لننصر ورسلنا والذین آمنوا (۱۶) کی تلوار۔ نرفع درجات من نشاء (۱۷) کے نیام سے نکالے گا اور دشمن کے لشکر پر حملہ کرے گا اور۔ نصر من اللہ وفتح قریب (۱۸) کی خبر شہرت پکڑے گی اور آواز دینے والا۔ اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر

۱۱: اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو (غیبوں کو) اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (سورۃ انعام۔ پ ۸)

۱۲: نہ سست ہو اور نہ غم کرو تمہارے لئے بہتری ہے۔ (سورۃ محمد۔ پ ۲۶)

۱۳: ہمارے لشکر ہی غالب ہوتے ہیں۔ (سورۃ صفات۔ پ ۲۳)

۱۴: جب اللہ کی مدد اور فتح جائے۔ (سورۃ نصر۔ پ ۳۰)

۱۵: ہم نے فتح دی۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

۱۶: ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور مومنوں کی۔ (سورۃ مومن۔ پ ۲۴)

۱۷: ہم جس کے چاہتے ہیں مرتبے بلند کرتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۱۸: اللہ کی طرف سے امداد اور فتح قریب ہے۔ (سورۃ صف۔ پ ۲۸)

انك علی کل شیء قدیر (۱۹) کی آواز دے گا۔

۱۹: اے مالک الملک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے ملک لے لے۔ تو ہی عزت دیتا ہے اور تو ہی ذلت دیتا ہے، تیرے ہاتھ میں خیر ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(سورۂ آل عمران۔ پ ۳)

مکتوب نہم

اے عزیز از کارخانہ المال والبنون زینة الحیوة الدنیا بروں آئی دوست از شغلتنا اموالنا واهلونا بردار واز حضیض صحبت فرو ماندگان تیہہ غفلت کہ نسو الله فانسیهم انفسهم پای ہمت راسخت بروں برور ستم وار رخش طلب درمیدان عشق در تازو گوی سبقت والسابقون السابقون اولئك المقربون چو گان استعانت واستعینوا باللہ بجایگاہ اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون دررسان شاید کہ پیک دولت و بشر الذین امنوا ان لهم قدم عند ربهم دررسد وبشارت چنیں وارساند کہ ان الله بالناس لرؤف رحیم واسرار نام قد جائکم بصائر من ربکم رابدست تو دہند چوں بر موز و اشارات آں اطلاع یابے درحال از سر شوق سر راقدم سازی سبل السلام هذا صراط ربك مستقیم پیش گیری وقصد نزہتگاہ لهم جنات تجری من تحتها الانهار کنی واز جنات نعیم خلد لهم درجات عند ربهم و مغفرة ورزق کریم خرمای تر بر چینی و مبشر عنایت ان الذین سبقت لهم من الحسنیٰ دررسد واز مملکت لهم دار السلام رضی الله عنهم ورضوا عنه خبر بایکیک باز گوید وبر تختگاہ ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما داعی شود وباز گوید کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون.

مکتوب نہم

سالک اور مقصد

اے عزیز! ۔ المال والبنون زینة الحیٰوة الدنیا (۱) کے کارخانے سے باہر قدم رکھ اور ۔ شغلتنا اموالنا واھلونا (۲) سے ہاتھ اٹھالے اور ۔ نسوا اللہ فانسھم انفسھم (۳) کے عاجزوں کی ذلت کی صحبت سے غفلت کے جنگل سے ہمت کے پاؤں کو سختی سے باہر نکال اور بہادرانہ طور پر اپنی طلب کے گھوڑے کو عشق کے میدان میں دوڑا اور ۔ والسابقون السابقون اولئك المقربون (۴) کے سبقت کی گیند کو ۔ واستعینوا باللہ (۵) کی مدد کے ڈنڈوں سے ۔ اولئك علیٰ ھدی من

---

۱ : مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہے۔ (سورۂ کہف۔ پ ۱۶)

۲ : ہم کو ہمارے مال اور اولاد نے روکے رکھا تھا۔ (سورۂ فتح۔ پ ۲۶)

۳ : انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو انہیں ان کے نفس بھول گئے۔ (سورۂ حشر۔ پ ۲۸)

۴ : جو پہلے ایمان لائے وہ پہلے ہیں اور وہی اللہ کے قریب ہیں۔ (سورۂ واقعہ۔ پ ۲۷)

۵ : اللہ سے مدد مانگو۔

ربهم واو لئك هم المفلحون (۶) کی جگہ پر پہنچادے، شاید کہ۔ بشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (۷) کی دولت کا پیغام پہنچ جائے اور اسی طرح۔ ان الله بالناس لرؤف الرحیم (۸) کی بشارت بھی پہنچ جائے اور۔ قد جائکم بصائر من ربکم (۹) کے اسرار ناموں کو تیرے ہاتھ میں دے دیں۔ جب تو ان کے رموز و اشارات سے واقف ہو جائے گا تو اسی وقت شوق کی بدولت سر سے قدم کا کام لے گا اور۔ سبل السلام هذا صراط مستقیماً (۱۰) کے راستے پر چلنا شروع کر دے گا اور۔ لهم جنت تجری من تحتها الانهر (۱۱) کی سیر گاہ کا قصد کرے گا اور نعمتوں کی جنات خلد سے۔ لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق کریم (۱۲) کی تازہ کھجوریں چنے گا اور۔ ان الذین سبقت لهم من

---

۶ : وہ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۱)

۷ : خوش خبری دے ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں، اللہ کے ہاں ان کے لئے سچائی کا مقام ہے۔

۸ : اللہ لوگوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

۹ : اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف عبرت کی باتیں آئیں ہیں۔ (سورۃ انعام۔ پ ۸)

۱۰ : سلامتی کے راستے ہیں اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ (سورۃ مائدہ۔ پ ۶ انعام۔ پ ۸)

۱۱ : ان کے لئے جنت جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ (سورۃ صف۔ پ ۲۸)

۱۲ : ان کے لئے اللہ کے ہاں بخشش اور عمدہ رزق ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

الحسنیٰ (۱۳) کی عنایت کا خوش خبری دینے والا آئے گا اور۔ مملك لهم دارالسلام رضی الله عنهم ورضوا عنه (۱۴) رضا کی خبریں ایک ایک کر کے سنائے گا اور۔ ومن اوفیٰ بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما (۱۵) کے تحت کی دعوت دے گا اور پھر یوں کہے گا۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (۱۶)۔

---

۱۳ : وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے سابق اچھائی لکھی گئی ہے۔ (سورۃ انبیاء۔ پ ۱۷)

۱۴ : ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

۱۵ : جس نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم دے گا۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

۱۶ : تم کبھی بھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خدا کی راہ میں خرچ کرو۔

(سورۃ آل عمران۔ پ ۴)

مکتوب دہم

اے عزیز چون لوامع انوار الله نور السموات والارض بہ نزہتگاہ ضمائر لائح شود وز جاج قل از تاثیر آن نورانی گردد کہ المصباح فی زجاجة الزجاجة کانها کوکب دری بوارق کشوف یوقد من شجرة مبارکة زیتونة از سر اوقات غمام لا شرقیة ولا غربیة در لمعان و قنادیل فکرت یکاد زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار فروزان گردد وآسمان سرائر بنجوم حکمت وبالنجم هم یهتدون سر بسر جملہ فرین گردد کہ انا زینا السماء الدنیا بزینة ن الکواکب واقمار حضور از افق نور علی نور بر واج استعلا عروج نماید کہ والقمر قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم وغشاء لیالی غفلت کہ والليل اذا یغشے صفت والنهار اذا تجلی بخشد وریاحین گلزار نعیم کہ والمستغفرین بالاسحار نافہ برکشد وبلابل اسحار کانو قلیلا من اللیل ما یهجعون بنغمات اخران آہنگ عشق برکشد صبح دولت یهدی الله لنوره من یشاء درر مدو شموس معارف از مطالع من یهد الله فهو المهتد طلوع کند اسرار لا الشمس ینبغی لها ان تدرك القمر ولا اللیل سابق النهار وکل فی فلك یسبحون بظهور انجامد ولطائف وغوامض اسرار ویضرب الله الامثال للناس والله بکل شیء علیم از خفای اشکال مکشوف شود واللہ اعلم بالصواب۔

مکتوب دہم

وصول الی اللہ میں

اے عزیز! جب الله نور السموات والارض (۱) کی چمک دلوں کی سیر گاہ پر روشن ہو جائے اور۔ المصباح کالزجاجة کانها کوکب دری (۲) کا آئینہ اس کی تاثیر سے روشن و نورانی ہو جائے اور یوقد من شجرة مبارکة زیتونة (۳) کے انکشاف کی تجلیاں۔ لا شرقية ولا غربية (۴) کے بادلوں کے پردے سے چمک جائیں اور۔ یکاد زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار (۵) سے تیرے فکر کی قندیلیں

۱: اللہ آسمان اور زمین کو نور بخشنے والا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۲: وہ قندیل شیشہ کا قمقمہ اور وہ شیشہ گویا چمکدار ستارہ ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۳: وہ جلتا ہے زیتون کے مبارک تیل سے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۴: نہ شرقی نہ غربی۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۵: قریب ہے اس کا تیل جلنے لگ جائے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

روشن ہو جائیں وبالنجم ھم یھتدون (۶) رازوں کا آسمان حکمت کے ستاروں سے مزین ہو جائے کیونکہ ۔ ان زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب (۷) آیا ہے اور ۔ نور علیٰ نور (۸) کے کنارے سے حضور کے چاند بلندیوں کے محل پر نمودار ہوں کیونکہ ۔ والقمر قدرناہ منازل حتیٰ عاد کالعرجون القدیم (۹) آیا ہے ۔ واللیل اذا یغشیٰ (۱۰) کی غفلت کی راتوں کے اندھیروں کو ۔ والنھار اذا تجلیٰ (۱۱) کی تجلی کی صفت بخش دے اور ۔ والمستغفرین بالاسحار (۱۲) کی نعمتوں کے باغوں کی خوشبو پھیلے اور ۔ کانو قلیلا من اللیل ما یھجعون (۱۳) کی

---

۶ : ستاروں سے وہ راستہ پاتے ہیں۔ (سورۃ نحل ۔ پ ۱۴)

۷ : ہم نے دنیا کے آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا ہے۔ (سورۃ صافات ۔ پ ۲۳)

۸ : نور پر نور ہے۔ (سورۃ نور ۔ پ ۱۸)

۹ : ہم نے چاند کو اس کی منزلوں میں ٹھہرایا ہوا ہے یہاں تک کہ وہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے۔ (سورۃ یٰسین ۔ پ ۲۳)

۱۰ : قسم ہے رات کی جو ڈھانپ لیتی ہے۔ (سورۃ لیل ۔ پ ۳۰)

۱۱ : قسم ہے دن کی جو روشن ہوتا ہے۔ (سورۃ لیل ۔ پ ۳۰)

۱۲ : صبح کے وقت بخشش مانگنے والے۔ (سورۃ آل عمران ۔ پ ۳)

۱۳ : وہ رات کو بہت تھوڑا سوتے ہیں۔ (سورۃ ذاریات ۔ پ ۲۷)

سحری کی بلبلیں اپنے ارادہ عشق کے غمگین نغمے بلند کریں اور۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء (۱۴) کے دولت کی صبح پھوٹ پڑے اور۔ من یھدی اللہ فھو المھتد (۱۵) کے مطالعے سے معرفتوں کے سورج طلوع ہوں اور۔ لا شمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النھار وکل فی فلک یسبحون (۱۶) کے اسرار کا پوار ظھور ہو جائے اور۔ یضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیء علیم (۱۷) کے مشکلات اور اسرار کی باریکیاں اپنی پوشیدہ شکلوں سے منکشف ہو جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

۱۴: اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۱۵: جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت والا ہوتا ہے۔ (سورۃ کھف۔ پ ۱۵)

۱۶: نہ تو سورج چاند کو پا سکتا ہے اور نہ رات دن سے آگے آسکتی ہے، ہر ایک اپنی اپنی جگہ چلتے ہیں۔ (سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳)

۱۷: اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

مکتوب یازدہم

اے عزیز چون مہر سپہر معرفت بر اوج کمال الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی عروج کند بوارق انوار ورضیت لکم
الاسلام دینا در لمعان آید و شواہد آثار افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فھو علی نور من ربہ در مشارق لقد جائك الحق من ربك بعین
الیقین مشاہدہ شود وبر وقائق نفائس اسرار وللہ خزائن السمٰوات والارض
خبر دہند وبر وقائق حقائق فی الارض ایات للمؤمنین وفی انفسکم
افلا تبصرون مطلع گردانند وبر موز واشارات فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
محرمت کنند ریاح فیض وارسلنا الریاح لواقع بروائح فضل نصیب
برحمتنا من نشاء از مہب عنایت اللہ لطیف بعبادہ در بساتین انا لا
نضیع اجر من احسن عملہ در درزیدن آید واشجار ریاض ان اللہ مع
الذین اتقوا والذین ھم محسنون باوراق شہود وثمار تجلی ہمہ سرسبز وبار آور
گردد ینابیع وصول ذلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء از شوامخ جبال واللہ
ذو الفضل العظیم در منہل اودیہ قلوب جاری شود مخبر احوال زمان چنین
بشارت رساند کہ ان الذین امنو وعملوا الصالحات سیجعل لھم

الرحمن ودا و مبشر اقبال بشارت چنین رساند کہ یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون رضوان دیار بلدة طیبة ورب غفور بالحن تحلیات سلام قولا من رب رحیم در رسد وابواب جنت جہت وصول باز کند و مائدہ نعیم رضی اللہ عنہم در پیش کشد وگوید ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم ۔

گیارہواں مکتوب

قرب کی منازل میں

اے عزیز! جب۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (۱) کے کمال کی بلندیوں پر معرفت کا چمکدار سورج بلند ہو جائے اور۔ رضیت لکم الاسلام دینا (۲) کے انوار کی بجلیاں چمکنے لگیں اور۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ (۳) کے نور کی نشانیاں۔ لقد جاءک الحق من ربک (۴) کے مشرق میں یقین کی آنکھوں سے مشاہدہ ہوں اور۔ وللہ خزائن السموات

۱: آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر نعمت کو پورا کر دیا ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۲: تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۳: جس کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کھول دے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہوتا ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

۴: تیری طرف تیرے رب سے حق آیا۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

والارض (۵) کے عمدہ اسرار کی باریکیوں سے اطلاع دیں اور۔ فی لارض آیات للمؤمنین وفی انفسکم افلا تبصرون (۶) کی حقیقتوں کی نزاکتوں پر مطلع کریں۔فاینما تولوا فثم وجه الله (۷) کی رموزواشارات کارزداں بنائیں۔ وارسلنا الریاح لواقع (۸) کے فیض کی ہوائیں۔ نصیب برحمتنا من نشاء (۹) کے فضل کی خوشبوؤں سے۔ الله لطیف بعبادہٖ (۱۰) کے عنائت کے جھونکوں سے۔انا لا نضیع اجر من احسن عملہ (۱۱) کے باغوں میں چلنی شروع ہوں اور۔ ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون (۱۲) کے باغ کے درخت شہود کے درقوں اور تجلی کے میوؤں سے سب سرسبز اور بارآور ہوں

---

۵ : اللہ تعالیٰ کے لئے زمین وآسمان کے خزانے ہیں۔ (سورۃ منافقون۔ پ ۲۸)

۶ : زمین میں اور تمہارے نفسوں میں مومنوں کے لئے علامت ہیں، پھر تم کیوں نہیں دیکھتے۔ (سورۃ ذاریات۔ پ ۲۷)

۷ : جدھر تمہیں پھرایا جائے اُدھر ہی اللہ ہے۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

۸ : ہم نے ہواؤں کو بوجھل بھیجا۔ (سورۃ حجر۔ پ ۱۴)

۹ : ہم پہنچاتے ہیں اپنی رحمت جسے چاہتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۱۰ : اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۱ : ہم نہیں ضائع کرتے اچھے عمل والے کے اجر کو۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۵)

۱۲ : اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ والے اور احسان والے ہیں۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

اور۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء (۱۳) کے وصل کے چشمے۔ والله ذوالفضل العظيم (۱۴) کے بلند پہاڑوں سے دل کی وادی کے نشیب میں جاری ہوں اور زمانہ کے حالات کی خبر دینے والا۔ ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمٰن ودا (۱۵) کی بشارت پہنچائے اور اقبال کی خوشخبری دینے والا۔ یا عبادی لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون (۱۶) کی بشارت سنائے اور۔ بلدة طيبة ورب غفور (۱۷) کے شہروں کا داروغہ۔ سلام قولا من رب رحيم (۱۸) کی مبارک بادی کی آواز دیتا ہوا پہنچ آئے اور جنت کے دروازے وصل کے لئے کھول دے اور۔ رضي الله عنهم (۱۹) کی نعمتوں کا دستر خوان

۱۳: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیدے۔ (سورۃ جمعہ۔ پ ۲۸)

۱۴: اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ جمعہ۔ پ ۲۸)

۱۵: وہ لوگ جنھوں نے عمل صالح کیا اور ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت پیدا کر دیگا۔ (سورۃ مریم۔ پ ۱۶)

۱۶: اے لوگو! نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم غم کرو۔ (سورۃ زخرف۔ پ ۲۵)

۱۷: شہر پاک ہے اور رب بخشش والا ہے۔ (سورۃ سبا۔ پ ۲۲)

۱۸: رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا قول ہوگا۔ (سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳)

۱۹: اللہ ان سے راضی ہوا۔ (سورۃ بینہ۔ پ ۳۰)

سامنے بچھائے اور یہ کہے۔ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور الرحیم (۲۰)۔

---

۲۰ : تمہارے لئے اس جنت میں وہ کچھ ہے جو تمہارے نفس چاہیں اور تمہارے لئے وہی کچھ ہوگا جو تم مانگو گے، یہ سب کچھ بخشنے والے اور مہربان خدا کی طرف سے ابتدائی تواضع ہوگی۔

(سورۃ حم سجدہ۔ پ ۲۴)

مکتوب دوازدہم

اے عزیز چون بروق شہود از خرق غمام فیض یھدی اللہ لنورہ من یشاء درخشیدن گیر دو روائح وصول از مہیب عنایت یختص برحمتہ من یشاء دروزیدن آید و ریاحین انس در ریاض قلوب بشگفد و بلابل شوق در بساتین ارواح بنغمات یا اسفی علی یوسف چون ہزار داستان در ترنم آید و نیران اشتیاق در کوانین سرائر شعلہ برزند و اطیار افکار در فضای عظمت از غایت طیران پی پر شود فحول درواد ے معرفت پی گم کند و قواعد ارکان افہام از صدمت ہیبت در تزلزل آید و سفن عزائم در دریای عشق یحبھم ویحبونہ در تلاطم آید ہر یکی بزبان حال ندا کند رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین سابقہ عنایت ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ در رسد وایشان را بر ساحل جودی فی مقعد صدق فرود آرد و در مجلس مستان بادۂ الست رساند مائدہ نعیم للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ را در پیش کشد و کوس وصول از جام قرب بایدی سفرۃ وسقاھم ربھم شرابا طھورا اگردان شود و ملک ابدی و دولت سرمدی واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا مشاہدہ گردد۔

بارھواں مکتوب

سلوک و طریقت میں

اے عزیز! جب شہود کی تجلیاں۔ یھدی اللہ لنورہ من یشاء (۱) کے فیض کے بادلوں کے ٹکڑوں میں سے چمکنے لگیں اور۔ یختص برحمتہٖ من یشاء (۲) کے وصل کی ہوائیں عنائت کے دریچوں سے چلنی شروع ہو جائیں۔ انس و محبت کے پھول دلوں کے باغوں میں اگ جائیں اور شوق کی بلبلیں روح کے باغیچوں میں۔ یا اسفیٰ علیٰ یوسف (۳) کے نغموں سے ہزار داستان کی طرح گنگنانے لگیں اور شوق کے شرارے رازوں کے چولھوں میں شعلہ زن ہوں اور افکار کے پرندے عظمت کی فضا میں انتہائی اونچی پرواز کی وجہ سے بے پر ہو جائیں اور بڑے بڑے معرفت کی وادی

۱: اللہ نور کی طرف جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۲: اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۳: افسوس ہے یوسف پر۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

میں گم ہو جائیں اور سوچ و سمجھ کی بنیادوں کے ستون ہیبت کے صدمے سے متزلزل ہو جائیں اور ارادے کی کشتیاں۔ ماقدرو الله حق قدره (۴) کے دریاؤں میں۔ وهی تجری بهم فی موج کالجبال (۵) کی ہواؤں سے حیرت کی لہروں میں عاجز ہو جائیں اور۔ یحبهم ویحبونه (۶) کے دریائے عشق کی موجوں میں تلاطم پیدا ہو اور ہر ایک اپنی زبان حال سے۔رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین (۷) کی آواز دے اور۔ ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ (۸) کی عنائت سابقہ پہنچ آئے اور انہیں۔ فی مقعد صدق (۹) کے جودی پہاڑ کے ساحل پر اتار دے اور شراب الست کے مستوں کی مجلس میں پہنچا دے اور۔ للذین احسنوا لحسنیٰ وزیادة (۱۰) کی نعمتوں کے دستر خوان کو سامنے بچھا

---

۴ : نہیں جان سکے اللہ کی صحیح قدر کو۔ (سورۃ زمر۔پ ۲۴)

۵ : چلاتی ہیں انہیں پہاڑوں کی سی موجوں میں۔ (سورۃ ہود۔پ ۱۲)

۶ : وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ (سورۃ مائدہ۔پ ۶)

۷ : اے اللہ مجھے برکت والی قیام گاہ میں ٹھہرا۔ تو بہتر ٹھکانہ دینے والا ہے۔ (سورۃ مومنون۔پ ۱۸)

۸ : جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے اچھائی میں سبقت کی۔ (سورۃ انبیاء۔پ ۱۷)

۹ : سچے ٹھکانے میں۔ (سورۃ قمر۔پ ۱۷)

۱۰ : جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے لئے اچھائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (سورۃ یونس۔پ ۱۱)

دے اور۔ بایدی سفرة (۱۱) کے وصل کے پیالے۔ وسقاهم ربهم شرابا طهورا (۱۲) کے جام قرب گردش میں آجائیں اور تجھے اس وقت۔ واذا رأیت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا (۱۳) کے ملک لدی اور دولت سرمدی کا مشاہدہ ہو جائے گا۔

۱۱: سفیروں کے ہاتھ میں۔ (سورۃ عبس۔ پ ۳۰)

۱۲: انہیں ان کے رب نے پینے کی پاک چیز پلائی۔ (سورۃ دہر۔ پ ۲۹)

۱۳: تو دیکھے گا وہاں تو تجھے بڑی نعمتیں اور بڑا ملک نظر آئے گا۔ (سورۃ دہر۔ پ ۲۹)

مکتوب سیزدہم

اے عزیز قلب سلیم باید کہ تا بر موز فاعتبروا یا اولی الابصار اطلاع یابد و عقلی کامل باید تا و قائق اسرار سنریهم ایاتنا فی الافاق وفی انفسهم را ادراک کند و یقینی صادق تا شواہد معرفت وان من شیء الا یسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبیحهم را بعین قلب مشاہدہ میکند وبداعی وصول واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان مستقبل شود واز زواجر ینہ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وا نکم الینا الا ترجعون از خواب غفلت یلهیهم الامل فسوف یعلمون بیدار گردد وبعروة الوثقی وما لکم من دون الله من ولی ولا نصیر چنگ در زند و بر سفینہ ففروا الی الله سوار گردد و در دریای معرفت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مردانہ وار بغواصی فرود آید اگر گوہر مقصود بچنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما و اگر جان در طلب رود فقد وقع اجره علی اللہ۔

تیرہواں مکتوب

مقصد کی طلب میں

اے عزیز! قلب سلیم چاہیئے تاکہ فاعتبروا یا اولی الابصار (۱) کے رموز سے اطلاع پاسکے۔ عقل کامل چاہیئے تاکہ وہ سنریھم آیا تنا فی الآفاق وفی انفسھم (۲) کے باریک رازوں کا ادراک کر سکے اور یقین صادق چاہیئے تاکہ وہ وان من شیء الا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقھون تسبیھم (۳) کے معرفت کی نشانیوں کو دل کی آنکھوں سے دیکھے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (۴) کے وصل کی دعوت والے کے سامنے ہو جائے اور

۱: اے آنکھوں والو! نصیحت پکڑو۔ (سورۃ حشر۔ پ ۲۸)

۲: ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق اور ان کے نفسوں میں دکھائیں گے۔ (سورۃ حم سجدہ۔ پ ۲۵)

۳: ہر چیز اللہ کی تسبیح وحمد کرتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)

۴: جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں، بلانے والے کی پکار سنتا ہوں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون (۵) کی واضع جھڑکیوں سے یلھیھم الامل فسوف یعلمون (۶) کے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے ومالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر (۷) کی مضبوط رسی کو ہاتھ سے پکڑے اور ففرو الی اللہ (۸) کی کشتی پر سوار ہو اور وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (۹) کے دریائے معرفت میں مردانہ وار غوطہ زنی کرے۔ اگر مقصد کا موتی ہاتھ آیا۔ فقد فاز فوزا عظیما (۱۰) اور اگر اس کی جان طلب میں چلی گئی تو فقد وقع اجرہ الی اللہ (۱۱)۔

۵: کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہ آؤ گے۔ (سورۃ مومنون۔ پ ۱۸)

۶: ان کو امیدوں نے غفلت میں ڈالا ہوا ہے بہت جلد وہ جان جائیں گے۔ (سورۃ حجر۔ پ ۱۴)

۷: تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۱)

۸: اللہ کی طرف دوڑو۔ (سورۃ زاریات۔ پ ۲۷)

۹: ہم نے جن اور انس نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ عبادت کریں۔ (سورۃ زاریات۔ پ ۲۷)

۱۰: تو وہ کامیاب ہوا بڑی کامیابی کے ساتھ۔ (سورۃ احزاب۔ پ ۲۲)

۱۱: تو اس کا اجر دینا اللہ پر ہو گا۔ (سورۃ نساء۔ پ ۵)

مکتوب چہاردہم

اے عزیز چون عساکر جذبات الله یجتبی الیه من یشاء
بر ولایت قلوب تازد و طوامح نفوس امارہ را بلجام ریاضت وجاھدوا فی الله
حق جهاده مرتاض و مذلل گرداند و جبابرہ فراعنہ ادر مجلس تقویٰ بسلاسل
مجاہدہ درکشد افیہہ را باغلال واطیعوا الله واطیعوا الرسول بیرون گرداند
واعمال ارادات واختیارات را بتادیب ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یره
سزا دہد و لبئیہ رسوم و عادات و قواعد ارکان تلبیس و طامات را بکلی از میان بردار
دو منادی حال بزبان صدق مقال ندا کند کہ ان الملوك اذا دخلوا قربة
افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وچون اراضی صفای قلوب از لوث
ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه مصفا گردد و حدائق ارواح از
نسائم الطاف من یهد الله فهو المهتد سراسر معطر و مروح شود و صفحات
اوراق سرائر از نفائس رقوم لطائف اولئك کتب فی قلوبهم الایمان
مرقوم گردد شہود یوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گردد در وای
اشواق چون هباءً ا منثوراً در ہوا شود و بزبان حال صدا باز گوید وتری
الجبال تحسبها جامدة وهی تمر السحاب اسرافیل عشق صور در دمد

ونفخ فی الصور و تاثیر صاعقه فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض
بظهور انجامد و مبشر اقبال لا یحزنهم الفزع الاکبر در رسد وایشان را
تمکین دہدو بعلیین فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر داعی شودر ضوان
بشارت بشریکم الیوم پیش آید و ابواب جنات نعیم بخشاید وبگوید سلام
علیکم طبتم فادخلوها خلدین وایشان بگویند الحمد لله الذی صدقنا
وعده واورثنا الارض نتبوأ من الجنة حیث نشاء فنعم اجر
العالمین.

چودھواں مکتوب

جذبہ قرب میں

اے عزیز! جب اللہ یجتبی الیہ من یشاء (۱) کے جذبات کے لشکر دلوں کے ملک میں دوڑتے ہیں اور نفس امارہ کی بلندیوں کو وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ (۲) کی ریاضت کی باگ سے ذلیل وعادی بنادیتے ہیں اور بڑے بڑے فرعونوں کو تقویٰ کی مجلس میں مجاہدہ کی بیڑیوں میں پابند کرتے ہیں اور واطیعو اللہ واطیعو الرسول (۳) کے طوق سے خواہشات کو باہر نکالتے ہیں اور ارادوں اور اختیار کے اعمال کو ومن یعمل مثقال ذرۃ خیر یرہ (۴) کی تادیب سے سزا دیتے ہیں اور رسوم وعادات

---

۱ : اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے لئے پسند فرماتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ پ ۲۵)

۲ : اور اللہ کی طلب میں پوری کوشش کرو۔ (سورۃ بقرۃ پ ۱)

۳ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرو۔ (سورۃ تغابن پ ۲۸)

۴ : جس نے ایک مثقال بھی نیک عمل کیا وہ وہاں دیکھ لے گا۔ (سورۃ زلزال پ ۳۰)

کی بنیادوں کو اور اسی طرح فریب اور لاف زنی کے ارکان کو کلی طور پر درمیان سے ہٹادیتا ہے تو حال کا منادی سچ کہنے والی زبان سے ان الملوك اذا دخلوا قريته افسدوها وجعلوا عزة اهلها اذلت (۵) کی آواز دیتا ہے۔ اور جب دلوں کی زمین من يتبغ غير الاسلام دنيا فلن يقبل منه (۶) کی گندگی سے صاف ہو جائے اور روح کے باغیچے من يهدى الله فهو المهتد (۷) کے لطف کی ہواؤں سے سراسر معطر اور خوشبو والے ہو جائیں اور رازوں کے اوراق کے صفحوں پر اولئك كتب في قلوبهم الايمان (۸) کی عمدہ و پر لطف تحریر لکھی جائے اور يوم تبدل الارض غير الارض (۹) کا مشاہدہ صفت حال ہو جائے اور شوق کے پہاڑ هباءً منثوراً (۱۰) کی طرح ہوا میں

---

۵ : جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرتے ہیں اور اس کے عزت دار لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ (سورۃ نمل پ ۱۹)

۶ : جس نے اسلام کے علاوہ دین تلاش کیا تو اس سے وہ دین قبول نہ کیا جائیگا (آل عمران پ ۳)

۷ : جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، وہی ہدایت پر ہے۔ (سورۃ کہف پ ۱۵)

۸ : یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہے۔ (سورۃ مجادلہ پ ۲۸)

۹ : جس دن زمین کی حالت غیر ہو جائیگی۔ (سورہ ابراہیم پ ۱۳)

۱۰ : بکھرے ہوئے ذرات۔ (سورہ فرقان پ ۱۹)

اڑ جائیں اور زبان حال سے وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب (۱۱) کی آواز آئے اور عشق کا اسرافیل ونفخ فی الصور (۱۲) کا صور پھونکے اور فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض (۱۳) کے تاثیر کی بے ہوشی ظہور میں آجائے اور لا یحزنهم الفزع الاکبر (۱۴) کا بشارت دینے والا بخت پہنچ جائے اور ان کو عزت دے اور فی مقعد صدقٍ عند ملیك مقتدر (۱۵) علیین کی دعوت دے اور رضوان جنت بشریکم الیوم (۱۶) کی بشارت سے پیش آئے اور نعمتوں کی جنت کے دروازے کھول دے اور سلام علیکم طبتم فادخلوها

---

۱۱ : اور تو پہاڑوں کو جامد سمجھتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔ (سورہ نمل پ۲۰)

۱۲ : صور میں پھونکا جائیگا۔ (سورہ زمر پ۲۴)

۱۳ : پس وہ بیہوش ہو جائینگے جو بھی زمین وآسمان میں ہونگے۔ (سورہ زمر پ۲۴)

۱۴ : انہیں بڑے ڈر کے دن سے غم نہ ہوگا۔ (سورہ انبیاء پ۱۷)

۱۵ : سچے ٹھکانے میں مقتدر بادشاہ کے پاس ہوں گے۔ (سورہ قمر پ۲۷)

۱۶ : تمہیں آج کے دن خوشخبری ہے۔ (سورہ حدید پ۲۷)

خالدین (۱۷) کہے اور یہ داخل ہونے والے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العالمین (۱۸) کہیں۔

۱۷: تم پر سلامتی ہو اور خوش آمدید۔ اس جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ (سورہ زمر پ ۲۴)

۱۸: تعریف ہے اس ذات کے لئے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کی سرزمین کا وارث بنایا۔ اس میں ہم جہاں دل چاہے، ٹھہرتے ہیں۔ بہت ہی اچھا ہے عمل والوں کا اجر۔ (سورہ زمر پ ۲۴)

مکتوب پانزدہم

اے عزیز یکی از داعیہ شہوات ولا تتبع الھوایٰ فیضلك عن سبیل اللہ اعراض کن واز مواطن غفلت ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا برون آی واز صحبت اہل فسوق کہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ پرہیز واز منادی استجیبو الربکم من قبل ان یأتی یوم لا مرد لہ من اللہ ندای الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ بگوش ہوش استماع کن وبہ تنبیہ ایحسب الانسان ان یترك سدی شبی از خواب غرور ولا یغرنکم باللہ الغرور بیدار شو واز مقامات اہل حضور کہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ خبر پرس واز برای کعبہ مقصود پای از سر ساز وبادیہ سر انقطاع کن وتبتل الیہ تبتیلا باز آو تجرید قل اللہ ثم ذرھم وراحلہ تفویض وافوض امری الی اللہ با قافلہ اہل صدق کونوا مع الصادقین مسافر شو واز مساکن زخارف دنیا کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا عبور کن واز سبل مہالک فتنہ کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ بسلامت بگذر واز مناہج مسالک ہدی ان ھذہ تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا رہی پیش گیر وبلسان اضطرار امن یجیب

المضطر اذا دعاه باتضرع وزارے بر خوان اهدنا الصراط المستقیم تا مبشر عنایت قدیم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون باشارت تحیت سلام قولا من رب رحیم پیش برود و بر حسنیٔیہ نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین سوار شود بجنات خلد فانقلبوا بنعمة من الله وفضل داعی شود نسیم عز وصال از ہر طرف درروزیدن آید واقداح شراب محبت بایدی سقاۃ غیب گردان مشاہدہ شود وآہنگ ان هذا كان لكم جزاء ا وكان سعيكم مشكورا برکشد و بمقام انس فسانہ وکلم الله موسیٰ تکلیما آغاز کند و دیباجۂ فلما تجلی ربه للجبل اطناب دہد و نواظر عیون بصائر از سکرات حالات وخر موسیٰ صعقا خبر باز دہد ووجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة رامعاینہ کند و لعجز معترف آید و بزبان حال باز گوید لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار.

پندرھواں مکتوب

طلب الٰہی میں

اے عزیز! کبھی تو خواہشات کے داعیہ ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ (۱) سے منہ موڑ اور غفلت کی دنیا سے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا (۲) سے باہر نکل اور فاسقوں کی صحبت فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ (۳) سے پرہیز کر اور استجیبوا لربکم من قبل ان یأتی یوم لا مرد لہ من اللہ (۴) کے بلانے والے

۱۔ خواہشات کی تعبداری مت کر یہ تجھے اللہ کے راستوں سے گمراہ کردیگی (ص پ ۲۳)

۲۔ اور نہ تعبداری کر اس شخص کی جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ (کہف پ ۱۵)

۳۔ ہلاکت ہے ان سخت دل والوں کے لئے جو یاد الٰہی سے غافل ہیں۔ (زمر پ ۲۳)

۴۔ تم اللہ کے بلاوے پر لبیک کہو اس دن کے آنے سے پہلے جب کہ اسے کوئی روک نہ سکے گا۔ (سورہ شوریٰ پ ۲۵)

الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ(۵) کی پکار کو ہوش کے کانوں سے سن اور ایحسب الانسان ان یترك سدًی (۶) کی تنبیہہ سے ایک رات ولا یغرنکم باللہ الغرور (۷) کی خواب غفلت سے بیدار ہو اور اہل حضور لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (۸) کے مقامات کی خبر پوچھ اور کعبۂ مقصود کے لئے سر سے پاؤں کا کام لے اور تبتل الیہ تبتیلا (۹) کے راز کے بیابان کو قطع کر اور پھر قل اللہ ثم ذرھم (۱۰) کے اکیلے پن سے وافوض امری الی اللہ (۱۱) کی سپردگی کی سواری کے ذریعے کونوا مع الصادقین (۱۲) کے قافلۂ اہل صدق کے

---

۵ : کیا وہ وقت ایمان والوں کیلئے نہیں آیا کہ انکے دل اللہ کی یاد کیلئے نرم ہو جائیں (حدید ۲۷)

۶ : کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑا جائیگا۔ (قیامہ پ ۲۹)

۷ : تم اللہ کے ساتھ دھوکہ میں مت پڑو۔ (فاطر پ ۲۲)

۸ : نہ انکو تجارت اور نہ ہی خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے (نور پ ۱۸)

۹ : تو اس کی طرف پورا رجوع کر۔ (مزمل پ ۲۹)

۱۰ : اللہ کہہ اور سب کو چھوڑ دے۔ (انعام پ ۷)

۱۱ : میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ (مومن پ ۲۴)

۱۲ : سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ (توبہ پ ۱۱)

ساتھ سفر اختیار کر اور دنیاوی زندگی کی چمکیلی (مزین) رہائش گاہوں انا جعلنا ما علی الارض زینة لها (۱۳) کو عبور کر اور انما اموالکم واولادکم فتنة (۱۴) کے فتنے کے ہلاکت والے راستوں سے سلامتی سے گذر جا۔ ان هذه تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا (۱۵) کے ہدایت کے راستوں کے طریقے کو سامنے رکھ اور امن یجیب المضطر اذا دعاہ (۱۶) کی زبان اضطرار سے تضرع اور زاری کے ساتھ اهدنا الصراط المستقیم (۱۷) پڑھ تاکہ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (۱۸) کی پرانی عنایت کا خوشخبری دینے والا سلام قولاً من رب رحیم (۱۹) کی مبارک باد کی خوش خبری دے اور سامنے آئے۔

۱۳: ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کی زینت بنایا۔ (کہف پ ۱۵)

۱۴: تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ (تغابن پ ۲۸)

۱۵: یہ نصیحت ہے جو اللہ تعالی کیطرف جانے کا راستہ چاہے اختیار کر سکتا ہے (مزمل ۲۹)

۱۶: کون ہے جو پریشان حال کی پکار سنتا ہے۔ (نمل پ ۲۰)

۱۷: ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ (فاتحہ پ ۱)

۱۸: اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں۔ (یونس پ ۱۱)

۱۹: رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا قول ہوگا۔ (یس پ ۲۳)

نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین (۲۰) کی سواری پر سوار ہو اور جنات خلد میں فانقلبوا بنعمة من الله وفضل (۲۱) کا داعی بنے۔ پھر عزت وصل کی ہوا ہر طرف چلنا شروع ہو جائے اور شراب محبت کے پیالے غیب کے پلانے والے کے ہاتھوں میں گردش کرتے ہوئے دیکھے اور ان ھذا کان لکم جزاء و کان سعیکم مشکورا (۲۲) کا راگ الاپے اور وکلم الله موسیٰ تکلیما (۲۳) کا فسانہ مقام انس و محبت میں شروع ہو جائے اور فلما تجلی ربه للجبل (۲۴) کے آغاز کو طول دے اور بصیرت کی آنکھوں کو خر موسیٰ صعقا (۲۵) کے مناظر بے ہوشی کے حالات کی خبر دے اور ووجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة (۲۶) کا معائنہ کرے اور عجز کا اقرار کرے اور زبان حال سے لاتدرکه الابصار وھو یدرك الابصار (۲۷) کہے۔

---

۲۰ : اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے۔ (صف پ ۲۸)

۲۱ : پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوئے۔ (آل عمران پ ۴)

۲۲ : یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوششیں پسندیدہ ہیں۔ (دہر پ ۲۸)

۲۳ : موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کلام کیا۔ (نساء پ ۶)

۲۴ : جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی۔ (اعراف پ ۹)

۲۵ : موسیٰ علیہ السلام بے ہوش گر پڑے۔ (اعراف پ ۹)

۲۶ : انکے چہرے اس وقت تروتازہ ہونگے اور وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔ (قیامہ پ ۲۹)

۲۷ : آنکھیں اسکا احاطہ نہیں کر سکتیں بلکہ وہ آنکھوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے (انعام ۷)

حالات و کرامات غوثِ اعظم پر ایک منفرد کتاب

شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ رسول بخش سعیدی

صُفّہ پبلی کیشنز

اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار - لاہور فون : 7324210

شیخ سید یوسف ہاشم رفاعی کا علمائے نجد کے نام اہم پیغام

ترجمہ
ابو عثمان قادری

صفہ پبلی کیشنز
اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار - لاہور فون :7324210

امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کے اقوال کی روشنی میں

مزارات پر حاضری کے آداب

تالیف

عمر حیات قادری

صفّہ پبلی کیشنز
اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اردو بازار - لاہور فون

ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ شرک نہیں

تصنیف

علامہ محمد زاہد الکوثری المصری رحمۃ اللہ علیہ

صفہ پبلی کیشنز

اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اردو بازار - لاہور فون: 7324210

عقائدِ و اعمال کی اصلاح کے لئے بہترین کتب
محبّت الٰہی
محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وسعتِ علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
شانِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
مکتوباتِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
شیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی کا علماء نجد کے نام اہم پیغام
احادیثِ قدسیہ
ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ شرک نہیں
مزارات پر حاضری کے آداب
اسلام اور خدمتِ خلق
رفعتِ ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مسلکِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نعلِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ختمِ نبوت
کیا حدیثِ نبوی سے فضیلتِ یزید ثابت ہے؟
اسلام اور رزقِ حلال
نماز کی اہمیت و فضیلت
الحق المبین
النبی کا صحیح معنیٰ و مفہوم
ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت
فاضل بریلوی اور امورِ بدعت
مقاماتِ مقدسہ کی تصویر کشی
صُفّہ پبلی کیشنز
اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار - لاہور فون :7324210

عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے بہترین کتب
محبّت الٰہی
محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وسعتِ علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
شانِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
مکتوباتِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
شیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی کا علماء نجد کے نام اہم پیغام
احادیثِ قدسیہ
ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ شرک نہیں
مزارات پر حاضری کے آداب
اسلام اور خدمتِ خلق
رفعتِ ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسلکِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نعلِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ختمِ نبوت
کیا حدیثِ نبوی سے فضیلتِ یزید ثابت ہے؟
اسلام اور رزقِ حلال
نماز کی اہمیت و فضیلت۔
الحق المبین
النّبی کا صحیح معنیٰ و مفہوم
ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت
فاضل بریلوی اور امورِ بدعت
مقاماتِ مقدسہ کی تصویر کشی
صُفّہ پبلی کیشنز
اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار - لاہور فون: 7324210